12.5.97

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

تاخلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

جلد ۶ شمارہ ۱۳
۶ تا ۱۲ مئی ۱۹۹۷ء

زیر سرپرستی
جنرل (ر) محمد حسین انصاری

مدیر
حافظ عاکف سعید

معاونین
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ محبوب الحق عاجز

یکے از مطبوعات
تحریک خلافت پاکستان
۳۔اے، مزنگ روڈ، لاہور

مقام اشاعت:
۳۶۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور نمبر ۲

قیمت فی شمارہ -/2 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث امروز

جنرل (ر) محمد حسین انصاری

قومی بگاڑ

آج کل قومی اخبارات میں دو موضوعات پر جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہونے والی خبریں عوام الناس کی توجہ کا مرکز اور آپس کی گفتگو کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ فرقہ وارانہ قتل اور نوکر شاہی (بیورو کریٹس) کی گوشمالی۔ اسی اتوار ۴ مئی کو اخبارات نے لاہور میں ایک امام مسجد، فیصل آباد کے بازار میں تین اشخاص اور راولپنڈی کی مسجد میں ایک نمازی کے قتل اور ۶ تاریخ کو تحریک جعفریہ کے دو مذہبی رہنماؤں کے قتل کی خبر دی۔ بیورو کریٹس کے بارے میں خبر یہ تھی کہ مختلف محکمہ جات کے ۱۹۱ افسران کو کرپشن کے الزامات میں معطل کر دیا گیا ہے، ان پر مقدمات دائر کئے جا رہے ہیں اور اس سلسلہ میں پکڑ دھکڑ شروع ہے۔ اسی روز ایک اور خبر نے قومی صورت حال کی تصویر کشی میں مزید رنگ بھر دیا۔ یہ خبر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ کے بیان پر مشتمل تھی کہ: "عدلیہ کو کرپٹ ججوں سے پاک کر دیا جائے گا۔" انہوں نے اپنے بیان کی وضاحت میں مزید کہا کہ کرپشن عدالتوں میں ہی نہیں، زندگی کے ہر شعبے میں ہے، کالی بھیڑوں کا صفایا ضروری ہے۔

ان خبروں کو یکجا ذہنی تصور میں لا کر قومی صورت حال کے نقشے کا معائنہ کیجئے۔ سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کی چیدہ چیدہ شخصیات کے قتل کا سلسلہ مدت سے جاری ہے۔ سرکردہ رہنماؤں سمیت متعدد مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔ علماء کرام کے صلح جو بیانات اور حکومتی سطح پر شفقت آمیز دعوتی ملاقاتوں کے باوجود اس گھناؤنے عمل میں ذرہ بھر کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ صورت حال روز افزوں بگڑتی چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات کی تحقیقات کی نگرانی کرنے والے ایک اعلیٰ پولیس افسر کو جو آجکل گوجرانوالہ میں ایس ایس پی کے عہدے پر فائز تھے ۶ مئی کو قتل کر دیا گیا۔ ادھر وطن عزیز کے اہم قومی محکمہ جات کے سینکڑوں افسران کی کرپشن کے الزامات میں گرفتاریاں جاری ہیں، بعض کو تو موقع پر ہتھکڑیاں لگائی گئیں۔ شاید ہی ایسا کوئی ادارہ ہو گا جس میں بے پناہ خرد برد اور گھپلوں کی داستانیں دیکھنے اور سننے میں نہ آئی ہوں۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا یہ اعتراف بھی پیش نظر ہے کہ عدالتوں میں کرپٹ جج موجود ہیں۔ اور ملٹری تاریخ کے اس منفرد سانحہ پر بھی غور کیجئے کہ پاکستان نیوی کے حاضر سروس سربراہ (چیف آف نیول سٹاف) ایڈمرل منصور الحق کو کرپشن کے الزام میں ملازمت سے نکال دیا گیا ہے۔ وطن عزیز کے محافظوں کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا صرف یہی نہیں بلکہ اور بھی ہیں۔ پاکستان ائیر فورس کے سینئر افسران فاروق احمد خاں اور قاسم بھٹی ہیروئن کی سمگلنگ کے جرم میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور تازہ خبر یہ ہے کہ احتساب کمشنر کے حکم پر پی آئی اے کے سابق مینجنگ ڈائریکٹر ائیر وائس مارشل ریٹائرڈ فاروق عمر کو کرپشن کے الزام میں گرفتار کرنے کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

مذکورہ صورت حال کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کرنے کے بعد کسی ذی ہوش کا سر ندامت سے نہ جھک جائے گا۔ براہ راست ذمہ داری کسی کی ہو، اکسانے کا گھناؤنا کردار کوئی بھی ادا کر رہا ہو، موجودہ بگاڑ کا خمیازہ تو پاکستانیوں ہی کو بھگتنا ہے اور وہ بھی ہر ایک کو۔ جب تک یہ حقیقت ہر پاکستانی کے دل و دماغ میں عیاں نہیں ہوتی، امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا، حاکم ہو یا محکوم اور جب تک اپنی اپنی بساط کے مطابق احساس ذمہ داری کی روشنی میں ہر شخص اپنا رول ادا نہیں کرتا، حالات بد تر سے بد ترین ہوتے چلے جائیں گے اور بالآخر قانون قدرت لاگو ہو کر رہے گا۔ ہمارے معاشرے کو دو خطرناک بیماریاں لاحق ہیں، بدامنی اور کرپشن۔ انسانی تاریخ شاہد ہے کہ ان میں سے ہر ایک بیماری اپنی اپنی جگہ کسی بھی قوم کے لئے جان لیوا ہے، چہ جائیکہ یہ دونوں بیک وقت کسی بھی معاشرے میں وبا کی شکل اختیار کر لیں جیسا کہ ہماری صورت حال ہے۔ ایسے میں بچ نکلنے کا ممکنہ حل اجتماعی توبہ اور دیانتدارانہ عمل ہے۔ فرقہ واریت کا علاج حکومت کے پاس نہیں، علماء کرام کے ہاتھ میں ہے۔ جنہوں نے تعصب کا زہر اپنے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

"مستقبل میں پیش آنے والے حالات و واقعات : مختلف افراد کی پیشینگوئیوں میں حیرت انگیز مشابہت کیوں؟

بالآخر پوری دنیا میں نظام خلافت قائم ہو گا

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۲ مئی کے خطاب جمعہ کا پریس ریلیز

لاہور (پ ر) 2 / مئی ' عالمی سطح پر دین کے غلبے کے بغیر بعثت نبویؐ کے مقصد کی تکمیل نہیں ہو سکتی چنانچہ دنیا کے خاتمے سے قبل پوری دنیا پر نظام خلافت کے قیام کی صورت میں اللہ کا دین لازماً غالب ہو گا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایمان اور عمل صالح کا حق ادا کرنے ہی سے مسلمانوں کو غلبہ و اقتدار حاصل ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ پوری اسلامی دنیا براہ راست غلامی سے نکل چکی ہے مگر مسلمان ممالک ابھی تک عالمی مالیاتی استعمار کی بالواسطہ غلامی کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ احادیث نبویہؐ حضرت عیسیٰ کے حواری یوحنا کے علاوہ ناسٹرے ڈیمس' نعمت شاہ ولی' مہاتما گاندھی اور وائن برگر جیسی شخصیات نے بھی دنیا کے خاتمے سے قبل عظیم ترین اور ہولناک جنگ کی پیشین گوئیاں کی ہیں۔ ان پیشین گوئیوں کے مطابق دنیا میں عنقریب تیسری عالمگیر جنگ برپا ہونے والی ہے چنانچہ بیسویں صدی کے اختتام یا اکیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں اسلام اور کفر کے درمیان فیصلہ کن جنگ ہو گی جس کے نتیجے میں اگرچہ ابتداء مسلمانوں کو بہت سا نقصان اٹھانا پڑے گا لیکن بالاخر پوری دنیا میں نظام خلافت قائم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اہل سنت اور اہل تشیع کا "امام مہدی" کے بارے میں تصور ایک دوسرے سے مختلف ہے چنانچہ اہل سنت کے نزدیک حضرت مہدی کو مجدد امت کی حیثیت حاصل ہو گی اور وہ پندرھویں صدی کے مجدد ہوں گے جبکہ اہل تشیع کے عقیدے کے مطابق امام مہدی ان کے بارھویں امام معصوم ہونگے جو ساڑھے گیارہ سو برس سے کسی جگہ روپوش ہیں اور مناسب وقت پر ظاہر ہونگے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ عالم عرب کی اکثریت بے پناہ دولت کی وجہ سے نہ صرف فتنے میں مبتلا ہو چکی ہے بلکہ اخلاقی لحاظ سے بھی انتہائی زوال کا شکار ہو کر اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کی سرزمین مجاہدین اسلام کا قلعہ بن چکی ہے چنانچہ عرب ممالک کے مجاہدین خصوصاً سعودی عرب سے تعلق رکھنے والے مشہور مجاہد اسامہ بن لادن نے بھی افغانستان میں ڈیرہ جما رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر نظام خلافت کا نقطہ آغاز پاکستان اور افغانستان کی سرزمین بنے گی' اسی علاقے کو احادیث نبویہؐ میں "خراسان" کا نام دیا گیا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا ہے کہ عرب ممالک کے بیشتر حکمران امریکہ کے آلہ کار بن کر عرب مجاہدین کے خون کے پیاسے بن چکے ہیں۔ حدیث نبویؐ کی رو سے عنقریب ایک عرب ملک کے بادشاہ کے انتقال کے بعد وہاں سیاسی سطح پر شدید خلفشار پیدا ہو جائے گا' اسی دوران حضرت مہدی اس ملک میں ایک عظیم قائد کی حیثیت سے ابھریں گے اور وہاں مکمل اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ افغانستان اور پاکستان کا مشترکہ فوجی لشکر حضرت مہدی کی حمایت کے لئے نکلے گا چنانچہ یہی اسلامی افواج حضرت مہدی ہی کی قیادت میں بیت المقدس کو یہودی قبضے سے آزاد کروائیں گی اس طرح "خلافت کا تاج" اولاً اہل افغانستان و پاکستان کے سروں کی زینت بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ طالبان نے دارالحکومت کابل سمیت اپنے زیر انتظام ملک کے بڑے حصے پر امن و امان بحال کر دیا ہے لہٰذا طالبان کی حکومت کو بلا تاخیر تسلیم کیا جائے اور پاکستان ایران سے اپنے تعلقات مضبوط بنا کر چین اور روس سے خیر سگالی پر مبنی دوستانہ تعلقات استوار کرے۔ انہوں نے کہا کہ روس اور چین کی جانب سے امریکہ کے مقابلے میں ڈٹ جانے کا فیصلہ نیک فال اور خوش آئندہ واقعہ ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ "نوائے وقت" نے "بغاوت کیس" میں سزایافتہ اعلیٰ فوجی افسر کا انٹریو کر کے جرات مندانہ اقدام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل ظہیر الاسلام عباسی کی طرف سے بغاوت کیس کی تحقیقات سپریم کورٹ سے کرانے کے جائز مطالبے کو حکومت تسلیم کرے۔ انہوں نے ملک کے دستور کو منافقت کا بدترین "پلندا" قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ آرمی ایکٹ سمیت دیگر ملکی قوانین کو قرآن و سنت کی روشنی میں نظر ثانی کر کے ہر جگہ شریعت کی بالادستی قائم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں شیعہ سنی مفاہمت کے لئے پیش رفت کا نہ ہونا دینی جماعتوں اور علماء کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ نظام خلافت کے قیام کی جدوجہد ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے لہٰذا پاکستان کو نظام خلافت کا گہوارا بنا کر ملک کا نظریاتی تشخص مضبوط بنا کر بھارت سے تجارتی روابط مضبوط کئے جائیں ورنہ بھارت کا سیکولرازم پاکستان کی نظریاتی اساس کا خاتمہ کر دے گا۔

دستور پاکستان منافقت کا بد ترین مرقع ہے

۲۵/اپریل کے خطاب جمعہ کا پریس ریلیز

لاہور (پ ر) امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کو اسلامی دنیا میں خصوصی حیثیت حاصل ہے مگر گزشتہ پچاس سال سے ملک کا دستور بد ترین منافقت کا سب سے بڑا مظہر بنا ہوا ہے۔ مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ ملک کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لئے جب بھی حکمرانوں نے دستور میں اسلامی دفعات شامل کیں تو ساتھ ہی انہیں غیر موثر بنانے کے لئے غیر اسلامی دفعات کا اضافہ بھی کر دیا گیا اور یہ کھیل پچھلے پچاس برس سے جاری ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی ہزاروں سفارشات میں سے کسی ایک سفارش پر بھی پارلیمنٹ میں غور اور قانون سازی کی زحمت گوارا نہیں کی گئی۔ نظریاتی کونسل کی سفارشات کی "عام اشاعت" پر پابندی عائد ہے مگر ممبران اسمبلی کو قانون سازی کے لئے بھیجی جانے والی سفارشات بعد ازاں اسلام آباد کے ردی فروشوں کے ہاں فروخت کے لئے پہنچ جاتی ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ضیاء الحق مرحوم نے نفاذ اسلام کے لئے وفاقی شرعی عدالت قائم کر کے درست قدم اٹھایا مگر اس کے دائرہ اختیار پر دستور' مالیاتی' عدالتی اور عائلی قوانین کی "اسلامائزیشن" پر پابندی عائد کر کے نفاذ اسلام کی کوششوں کو غیر موثر بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ دینی جماعتوں نے "پاور پالیٹکس" میں شامل ہو کر اپنے نصب العین کو بھلا دیا چنانچہ پارلیمنٹ کے باہر پریشر گروپ کی صورت میں موثر عوامی قوت کی غیر موجودگی کی وجہ سے ملک کا دستور تاحال مکمل طور پر اسلامی شکل اختیار نہیں کر سکا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت مسلم لیگ کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں فیصلہ کن اکثریت حاصل ہے چنانچہ حکومت قرآن و سنت کو "سپریم لاء" قرار دے کر قرارداد مقاصد سے متصادم غیر اسلامی دفعات کو دستور سے خارج کر کے "دستوری منافقت" کا فی الفور خاتمہ کرنے کا اعلان کرے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ امریکہ ایران کا گھیراؤ کر کے اسے "مفلوج" کرنے کی سازش پر عمل پیرا ہے چنانچہ عالمی استعمار کی اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے شیعہ سنی مفاہمت ناگزیر ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر کے مسلمانوں کی متحدہ جدوجہد کے ذریعے پاکستان کا قیام ایک ناقابل تردید حقیقت ہے تاہم کسی ایک ملک میں دو نظام نہیں چل سکتے۔ پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے ملک کی اکثریتی آبادی کی فقہ پر مبنی فارمولے کو تسلیم نہ کرنے سے ملک کی نہ صرف داخلی سلامتی متاثر ہوگی بلکہ خارجی سطح پر بھی ملک کی سالمیت اور خود مختاری کو شدید خطرات لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہل تشیع کی جانب سے ایران میں اختیار کردہ فارمولے کو پاکستان میں تسلیم کرنے سے نہ صرف ملک میں نفاذ اسلام کی راہ ہموار ہوگی بلکہ پاکستان' ایران اور افغانستان پر مشتمل مسلم ممالک کے اس مضبوط بلاک کے وجود میں آنے کا امکان پیدا ہوگا جو ایک جانب اسلام کے عالمی غلبے کی تمہید ثابت ہوگا تو دوسری جانب یہود کے زیر اثر امریکی ورلڈ آرڈر کا مقابلہ کرنے کی جرات کر سکے گا۔ اسی ضمن میں انہوں نے روس اور چین جیسی عالمی طاقتوں کے مابین مفاہمت کو پوری دنیا کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل اور خوش آئند واقعہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "شیعہ سنی اتحاد" کے ذریعے بھارتی مسلمانوں نے بے مثال جدوجہد کے ذریعے اسلام کے عائلی نظام کو ہر قسم کی مداخلت سے محفوظ کر لیا مگر پاکستان میں مذہبی عناصر کے باہمی اختلافات کی وجہ سے ایک فوجی آمر ایوب خان نے غیر اسلامی عائلی قوانین نافذ کئے جنہیں ضیاء الحق مرحوم جیسی دین دار شخصیت نے بھی مکمل تحفظ دیئے رکھا چنانچہ مسلمانان پاکستان کے لئے یہ بات باعث شرم ہے کہ ملک میں آج تک غیر اسلامی عائلی قوانین نافذ العمل ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ایران میں علامہ اقبال کی شاعری کے زیر اثر انقلاب برپا ہو چکا ہے جبکہ پاکستان ابھی تک انقلاب کی منزل سے "دور" بحرانوں سے دوچار ہے۔ زرعی معیشت رکھنے والے ملک میں "آٹا بحران" قدرت کی طرف سے وارننگ ہے چنانچہ ملک کے گھمبیر مسائل کے ادراک سے حکمران طبقہ کے "چودہ طبق" روشن ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ قومی سطح پر کرپشن اور بدعنوانی کے اثرات اب فوج کی اعلیٰ قیادت تک سرایت کر چکے ہیں۔ انہوں نے حکومت کی جانب سے بدعنوانی اور ہیروئن کی سمگلنگ میں ملوث فوجی افسران کے احتساب کے اقدام کی تعریف کرتے ہوئے بے لاگ احتساب کی ضرورت پر زور دیا۔

بقیہ : پریس ریلیز

آرڈر کی مزاحمت کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے عالمی امن کے لئے خوش آئند قرار دیا۔ انہوں نے اس تاسف کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایشائی مسلم ریاستوں کا روس اور چین سے دفاعی اتحاد ایران پاکستان اور افغانستان پر مشتمل "اسلامی بلاک" تشکیل نہ پانے کا نتیجہ ہے جو پاکستان کی خارجہ پالیسی کی ناکامی کا مظہر ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے بھارتی وزیر دفاع کی طرف سے "پاک بھارت بنگلہ دیش کنفیڈریشن" کے شوشے کو پاکستان کی اقتصادی و دفاعی اور نظریاتی تشخص کی کمزوری کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ دستور سمیت ہر سطح پر قرآن و سنت کی بالادستی کے قیام سے ملک کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کیا جائے۔

میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کلاس کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے

دینی معلوماتی تربیتی کورس

2 جون تا 30 جون 1997ء (4 ہفتے)

قرآن کالج لاہور میں منعقد ہو گا (ان شاء اللہ)

- اس کورس میں رجسٹریشن کی آخری تاریخ 31 مئی 1997ء ہے۔
- کورس فیس مبلغ 400 روپے ہے' جس میں جملہ کتب کی قیمت شامل ہے۔
- ہاسٹل میں رہائش کی محدود گنجائش ہے۔ قیام و طعام کا خرچ لگ بھگ 1000 روپے ہوگا۔ مستحق طلبہ کے لئے رعایت کی گنجائش ہے۔

المعلن : عاطف وحید' ناظم قرآن کالج لاہور

191 - اتا ترک بلاک' نیو گارڈن ٹاؤن' لاہور' فون : 5833637

قومی مفادات کو اپنے ذاتی مفادات پر ترجیح دینے کی روایت ابھی پختہ نہیں ہوئی

قومی وسائل کی لوٹ مار اور حکومتی ذرائع سے ذاتی مفادات کا حصول سابقہ حکومت کی ناکامی کا سبب بنے!

مرزا ایوب بیگ' لاہور

"گزشتہ جنوری کی انتخابی مہم کے دوران جب سیاسی رہنماؤں کے الیکشن آور پروگرام ریکارڈ کئے جا رہے تھے تو حروف تہجی کے لحاظ سے پاکستان مسلم لیگ اور پاکستان پیپلزپارٹی کی باری سب سے آخر میں تھی۔ جس روز میاں نواز شریف کا پروگرام ریکارڈ ہونا تھا اس روز یا اس کے نشر ہونے سے کچھ دیر پہلے جناب مشاہد حسین نے مجھے بتایا کہ میاں صاحب اپنے ٹی وی انٹرویو میں دوسری باتوں کے علاوہ یہ اعلان بھی کرنے والے ہیں کہ جب تک وہ اقتدار میں رہیں گے اپنے خاندانی کاروبار کو مزید توسیع نہیں دیں گے۔ چنانچہ جب میاں صاحب کا انٹرویو نشر ہوا تو اس میں یہ بات موجود تھی اور میاں صاحب نے کہا کہ سیاست میں حصہ لینے کی خاطر اگر مجھے یہ قربانی دینی پڑے کہ میں اپنے دور اقتدار میں اپنے کاروبار کو توسیع نہ دوں تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جب تک میں حکومت کے کسی منصب پر رہوں گا میرے اور میرے خاندانی کاروبار میں کوئی توسیع نہیں ہو گی۔ پاکستان کے سیاق و سباق میں میاں صاحب کا یہ فیصلہ اور اعلان خیر مقدم کا مستحق سمجھا گیا' اگرچہ دنیا کے جمہوری ممالک میں اسے ایک معمول کی حیثیت حاصل ہوتی بلکہ وہاں تو کوئی بھی سیاستدان ایوان اقتدار میں داخل بعد میں ہوتا ہے پہلے نہ صرف اپنے کاروبار کو توسیع نہ دینے کا فیصلہ کرتا ہے بلکہ پہلے سے چلتے ہوئے کاروبار سے بھی کلی عملی علیحدگی اختیار کر لیتا ہے"

یہ تمہید ہے ملک کے ممتاز صحافی اور دانشور جناب احمد حقانی کے اس مضمون کی جو ۳۰ اپریل کو روزنامہ جنگ میں "یہ اطلاعات درست نہیں تو ان کی تردید ہونی چاہئے" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس تمہید کے بعد حقانی صاحب نے ان مالی اور کاروباری فوائد کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جو ملک کے وزیراعظم اور ان کے خاندان نے اپنے اقتدار کی بدولت بلاواسطہ یا بالواسطہ حاصل کئے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ حقانی صاحب نے اس حوالے سے جن الزامات آمیز اطلاعات کا ذکر کیا ہے' ان میں کہاں تک صداقت ہے۔ وزیراعظم یا ان کے ترجمان کی جانب سے ان الزامات کی تردید کے بعد ہی صورت حال واضح ہو گی تاہم حقانی صاحب کا یہ مضمون پڑھ کر ہمیں وہ تاریخی واقعہ یاد آگیا جس میں ایک بادشاہ کا ذکر ہے جس کی فوجوں نے ایک بستی کے قریب پڑاؤ ڈالا تھا۔ کھانے کے دوران بادشاہ کو نمک کی ضرورت پڑی جو موجود نہ تھا۔ سپاہی بھاگتے ہوئے بستی میں گئے اور نمک اٹھا لائے۔ بادشاہ نے استعمال کرنے سے پہلے پوچھا کیا تم نے اس نمک کی قیمت ادا کی ہے' جس کا جواب سپاہیوں نے نفی میں دیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ نمک کی فوری قیمت ادا کی جائے اور ایک ایسا فقرہ کہا جو تاقیامت تاریخ میں سنہری حروف سے رقم رہے گا۔ بادشاہ نے کہا "اگر یہ نمک میں بستی سے مفت حاصل کر لوں تو پوری بستی کو لوٹ لینا میری فوج اپنا حق سمجھے گی"۔ جس نوع کی اطلاعات کے بارے میں حقانی صاحب نے صاحب اقتدار کو تردید کے لئے کہا ہے ایسے ہی مالی فوائد حاصل کرنے کی اطلاعات وزراء کرام کے بارے میں بھی گردش کر رہی ہیں۔

بہرحال بادشاہوں کی تاریخ میں تو فرعون اور نمرود بھی ملیں گے اور نوشیرواں اور اورنگ زیب بھی۔ حال کے جمہوری دور میں امریکہ کے سپریم پاور بننے کی بہت سی وجوہات میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد جتنے صدر اقتدار کی مسند پر بیٹھے ان میں سے تقریباً سب کا معاملہ یہ تھا جب صدارت سے سبکدوش ہوئے تو ان کے اثاثہ جات میں بھی کمی واقع ہو چکی تھی۔ خود کو ہر ضابطہ اور قانون سے بالاتر سمجھنا ایک ایسا مرض ہے جو یوں تو پاکستانی قوم میں بحیثیت مجموعی وبا کی صورت اختیار کر چکا ہے لیکن معاشرے کے قائم کردہ معیارات کے مطابق کوئی جتنا آدمی بڑا ہے اتنا ہی یہ مرض شدت اختیار کرتا جاتا ہے۔ احتساب اور میرٹ کی رٹ جتنی آج لگائی جا رہی ہے پہلے کبھی نہیں تھی اور اسی احتساب کی بنیاد پر پکڑ دھکڑ بھی جاری ہے اور اکھاڑ بچھاڑ بھی۔ لیکن حقانی صاحب کی فراہم کردہ اور عوام میں گردش کرنے والی بعض مزید اطلاعات کی پر زور اور ہر الزام کی الگ الگ تردید نہ کی گئی تو یہ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑا چلانا تو ہو گا ہی' ملک میں جمہوریت کے مستقبل کو بھی تاریک کر دے گا۔

کیونکہ جو آزادی اور قوت موجودہ عوامی نمائندوں کو حاصل ہوئی ہے' پچاس سال میں ماضی کی کوئی جمہوری حکومت اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ لہٰذا جمہوریت کی بساط لپیٹنے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ جمہوریت کو ملک میں پروان چڑھنے کے تمام مواقع فراہم کئے گئے لیکن ہمارا سیاسی شعور ابھی اتنا پختہ نہیں ہوا کہ جمہوری ادارے فعال اور مثبت رول ادا کر سکیں۔ حالانکہ جہاں تک عوام کے سیاسی شعور کا تعلق ہے وہ اس قدر بیدار ہو چکا ہے کہ جس بے نظیر کا ۱۰/ اپریل ۸۶ء کو لاہور میں ایسا بے مثل استقبال کیا گیا کہ پاکستان کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اسے صرف ۱۱ سال بعد صرف لاہور ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب سے سیاسی طور پر بے دخل کر دیا گیا اور اس کی جماعت پنجاب سے قومی اسمبلی کی ایک نشست بھی حاصل نہ کر سکی۔ اس استرداد کی دو بڑی وجوہ تھیں۔ ایک روز افزوں مہنگائی اور دوسری کرپشن اور قومی وسائل سے ذاتی مفادات کا حصول۔ اکثر سیاسی تجزیہ نگار متفق ہیں کہ گو عوام مہنگائی سے براہ راست متاثر ہوئے تھے لیکن قومی وسائل کی لوٹ مار اور حکومتی ذرائع سے ذاتی مفادات کا حصول عوامی بیزاری کی بڑی اور اصل وجہ تھی۔ حالانکہ کراچی میں امن و امان کا قیام اور پاکستان میں مغربی سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری کے لئے رضامند کرنا محترمہ اپنی حکومت کے کارناموں کے طور پر گنوایا کرتی تھیں اور ہمارے سیاسی اور مالیاتی معیارات

کے اعتبار سے ان دعووں میں کچھ نہ کچھ وزن بھی تھا لیکن عوام نے قطعاً کوئی توجہ نہ دی۔

حقانی صاحب نے مذکورہ مضمون میں جو کچھ لکھا ہے اس کے ایک ایک لفظ سے میاں صاحب کے لئے خلوص ٹپک رہا ہے۔ اس لئے کہ یہی دونوں factors پھر سر اٹھا رہے ہیں۔ یعنی منگائی اور حکومتی وسائل سے ذاتی مفادات کا حصول۔ آٹا کا بحران تو سابقہ حکومت کے کھاتے میں ڈالا جا سکتا ہے لیکن اشیائے خوردنی بالخصوص چینی جس کی پیداوار پر حکومتی خاندان کی اجارہ داری ہے' کی مہنگائی بلاواسطہ موجودہ حکومت کی کارکردگی کا نتیجہ ہے۔ اور اہم تر معاملہ حکومتی وسائل سے ذاتی مفادات کا حصول ہے جس کا ذکر تفصیل سے حقانی صاحب نے اپنے مضمون میں کیا ہے۔ یہاں اس امر کی جانب اشارہ کرنا دیانت داری کا تقاضا ہو گا کہ یہ ضروری نہیں کہ بے نظیر حکومت بالخصوص آصف زرداری پر کرپشن کے لگنے والے الزامات صد فی صد درست ہی ہوں۔ اس لئے کہ جو شخص کج روی اختیار کرلیتا ہے بعض ناکردہ گناہ بھی اس کے سر تھوپ دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ میاں صاحب پاکستان' جمہوریت اور اپنی حکومت کے مفاد میں اس معاملے میں از حد احتیاط سے کام لیں۔ مزید برآں میاں صاحب کی خدمت میں یہ عرض کردینا ہم اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہیں کہ عوام میں یہ تشویش پائی جاتی ہے کہ جس حاکم جوڑے پر (آصف زرداری اور بے نظیر) کرپشن کے سینکڑوں الزامات لگائے گئے تھے ان کے خلاف تین ماہ گزرنے کے باوجود کسی قسم کی کارروائی کا آغاز بھی نہیں ہو سکا۔ اس کی دو وجوہ بیان کی جا رہی ہیں۔ ایک تو یہ کہ نواز شریف اور بے نظیر کے درمیان gentleman agreement ہو چکا ہے' اس لئے کہ مالیاتی سکینڈلز کا انبار تو دونوں طرف لگا ہے اور ان کے اہم ساتھی ان میں ملوث ہیں لہٰذا کوئی کرید برید دونوں اطراف کے لئے نقصان دہ ثابت ہو گی۔ دوسری وجہ یہ بیان کی جا رہی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی ان انتخابات کے نتائج کے طور پر پنجاب میں جس کی قومی اسمبلی میں نصف سے زائد نشستیں ہیں اور کبھی پیپلز پارٹی کا یہاں بہت بڑا ووٹ بینک تھا' اب یہاں سیاسی طور پر ختم ہو چکی ہے۔ گزشتہ تین انتخابات میں اس صوبے کا اینٹی بھٹو ووٹ میاں صاحب کو صرف بھٹو دشمنی میں ملتا تھا۔ اگر پنجاب سے پیپلز پارٹی بالکل ختم ہو گئی تو یہ ووٹ میاں صاحب کے کسی نئے سیاسی حریف کو منتقل ہو جائیں گے' واللہ اعلم۔ ہماری میاں صاحب سے مخلصانہ درخواست ہے کہ وہ قومی مفادات کو اپنے سیاسی مفادات پر ترجیح دیں۔ وہ اپنی تمام تر توجہ ایک ایسے معاشرے کی اصلاح پر مرکوز کر دیں جہاں آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ اور یہ اصلاح اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام کے بغیر ممکن نہیں۔ اور یہی نظریہ پاکستان کی عملی تعبیر ہے۔ میاں صاحب قدم بڑھائیں' اللہ آپ کے ساتھ ہے۔

"ندائے خلافت" ---- ایک نئے دور کا آغاز

"ندائے خلافت" ایک مختلف شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یقیناً آپ اس کا سبب جاننے کے لئے بے تاب ہوں گے۔ سطور ذیل میں ہمیں اسی امر کی وضاحت کرنا ہے۔

یہ بات اکثر قارئین کے علم ہو گی کہ "ندائے خلافت" دراصل ہفت روزہ "ندا" کا تسلسل ہے جس کا اجراء مارچ ۸۸ء میں عم محترم اقتدار احمد مرحوم نے اپنے ذاتی جریدے کی حیثیت سے کیا تھا۔ "ندا" پاکستانی صحافت کے افق پر ایک ایسے صاف ستھرے اور معیاری سیاسی جریدے کے طور پر طلوع ہوا تھا جو معنوی اور باطنی محاسن کے ساتھ ساتھ حسن ظاہری سے بھی پوری طرح آراستہ تھا۔ چنانچہ اس پرچے کی آمد پر نہایت کہنہ مشق اور پختہ کار صحافی بھی ایک بار چونک سے گئے تھے۔ بالخصوص اس کے مدیر اقتدار احمد مرحوم کی تحریری و صحافتی صلاحیتوں نے کہ جو اس کوچے میں بالکل نووارد تھے' انہیں متعجب و حیران ہونے پر مجبور کر دیا کہ ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی!---- ہفت روزہ ندا میں اس کے مدیر مرحوم نے اپنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اپنا سرمایہ بھی نہایت فراوانی سے کھپایا لیکن کچھ تو ان کی خود عائد کردہ بندشوں کے باعث کہ جس میں چٹ پٹے سکینڈلز اور عورتوں کی تصاویر کی اشاعت سے اجتناب ہی نہیں ایسے اشتہارات سے بھی کہ جن میں عورت کی شبیہہ موجود ہو اور اسی طرح بینکوں اور سگریٹ کمپنی کے اشتہارات سے بھی گریز شامل تھا' "ندا" اقتصادی طور اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکا اور کچھ عوام کی جانب سے مناسب پذیرائی نہ ملنے کے باعث جس کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ "اخبار جہاں" اور "رابطہ" کی قبیل کے رسالوں نے عوام کا ذوق مطالعہ اس حد تک مسخ کر دیا ہے کہ جس رسالے کے ٹائٹل پر جوان عورتوں کی رنگا رنگ اور حیا سوز تصاویر نہ ہوں وہ عوام کی توجہ اپنی جانب کھینچنے میں ناکام رہتے ہیں' چچا مرحوم دو سال کی جاں گسل محنت کے بعد دلبرداشتہ سے ہو گئے تھے جس کا اولین مظہر یہ سامنے آیا کہ جولائی ۱۹۹۰ء سے "ندا" ہفتہ وار شائع ہونے کی بجائے پندرہویں روز شائع ہونے لگا۔ اواخر ۹۰ء میں چچا جان مرحوم اس کی بساط لپیٹ دینے والے تھے کہ امیر تنظیم اسلامی اور والد محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے مشورے سے یہ پرچہ جنوری ۹۱ء سے چچا مرحوم ہی کے زیر ادارت تنظیم اسلامی کے ترجمان کے طور پر قرآن اکیڈمی سے شائع ہونے لگا۔ اواخر ۹۱ء میں تحریک خلافت پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو اس ضرورت کا احساس ہوا کہ تحریک خلافت کے ترجمان کے طور پر بھی کوئی جریدہ شائع ہونا چاہئے۔ اس معاملے میں قرعہ فال "ندا" کے نام نکلا اور جنوری ۹۲ء سے اس پرچے نے "ندائے خلافت" کے نام سے ایک نئے دور میں قدم رکھ دیا۔ جنوری ۹۲ء سے مارچ ۹۵ء تک مسلسل تین سال پرچہ تحریک خلافت کے نقیب کے طور پر بڑی پابندی سے پندرہ روزہ جریدے کے طور پر شائع ہوتا رہا۔ بعد ازاں مدیر ندائے خلافت کی چند ماہ پر محیط علالت کے باعث جو بالآخر ان کے انتقال پر منتج ہوئی' اس کی اشاعت میں چند ماہ کا تعطل آیا۔ جولائی ۹۵ء سے اس پرچے کی ادارت کی ذمہ داری راقم کے ناتواں کندھوں پر ڈال دی گئی۔ "کبرہٗ موت الکبراء" کے مصداق راقم کو اپنی تمام تر بے بضاعتی کے باوجود وہ ذمہ داری اٹھانا پڑی جس کا وہ اہل نہیں تھا۔ بہرکیف اللہ کے فضل و کرم اور احباب کی دعاؤں کے طفیل جیسا کچھ بھی بن آیا' راقم ہنوز اس ذمہ داری کو نبھا رہا ہے۔

پچھلے کچھ عرصے سے تحریک خلافت پاکستان کے داعی اور تنظیم اسلامی کے امیر' محترم ڈاکٹر اسرار احمد کو تحریک اور تنظیم کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر بڑی شدت کے ساتھ اس ضرورت کو محسوس کر رہے تھے کہ "ندائے خلافت" ایک متحرک تحریکی جریدے کے طور پر ہر ہفتے شائع ہونا چاہئے اور نہایت ارزاں قیمت پر رفقاء و احباب کو مہیا کیا جانا چاہئے تاکہ وہ اپنی دعوت اور تحریکی فکر کو عام کرنے کے لئے ایک آرگن کے طور پر اسے استعمال کر سکیں۔ اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ندائے خلافت کو یہ صورت دی گئی ہے کہ اس کے صفحات کم کر دیئے گئے ہیں' علیحدہ ٹائٹل ختم کر دیا گیا ہے اور اس میں دعوتی' تحریکی اور فکری مواد کے ساتھ ساتھ مرکز کی جانب سے جاری کردہ تمام اخباری بیانات یعنی پریس ریلیز اور دعوت و تحریکی کاوشوں پر مشتمل مختلف شہروں سے آمدہ رپورٹوں کو بھی مستقل جگہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور آخری اور اہم ترین بات یہ کہ اس کی قیمت ۔/۲ روپے معین کی گئی ہے جو یقینی طور پر لاگت سے بھی کم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحیح معنوں میں ایک تحریکی پرچہ بنا دے جو غلبہ و اقامت دین کی جدوجہد میں مفید اور مثبت کردار ادا کر سکے۔

"ندائے خلافت کے مستقل قارئین اگر اسے موجودہ صورت میں قبول فرمالیں تو یہ اس تحریک کے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

"ہماری حکومتوں کو بھی ہوش اس وقت آتا ہے جب فرقہ واریت اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے"

شیعہ سنی فسادات کا ذمہ دار کون؟

معروف صحافی عطاء الرحمٰن صاحب کے سوالات کے جواب میں کراچی کے محمد سمیع کی تحریر

مشہور صحافی عطاء الرحمٰن نے چند ہفتے قبل وطن عزیز میں شیعہ سنی کشیدگی کے تناظر میں تحریر کردہ اپنے مضمون بعنوان "شیعہ سنی فسادات کا ذمہ دار کون؟" میں بعض سوالات اٹھائے تھے۔ ان میں پہلا سوال یہ تھا کہ "آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جمہوریت' آئین اور فیڈرل ازم کے ساتھ تمام تر وابستگی کے اعلانات کے باوجود ہم قومی یکجہتی کی منزل کی جانب بڑھنے کی بجائے لسانی اور نسلی مغائرت کی جانب لڑھک گئے؟ اس کے نتیجے میں ملک بھی دولخت ہوا اور آج بھی وطن عزیز کے کچھ حصوں میں یہ فتنہ عفریت بن کر پھنکار رہا ہے۔" اس کا سیدھا سادھا جواب جو میری سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان اصلاً اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے اس وعدے کا نتیجہ ہے کہ بقول قائد اعظم "اگر پاکستان کا قیام عمل میں آگیا تو ہمیں ایک موقع مل جائے گا کہ دنیا کے سامنے اسلام کے اصول حریت واخوت ومساوات پر مبنی ایک ماڈل ریاست پیش کر سکیں"۔ ہم نے اپنے اس وعدے سے انحراف کیا جس کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے نفاق پیدا فرمادیا۔ ہم نے قیام پاکستان سے آج تک اسلام اسلام کی رٹ تو بہت لگائی لیکن اس کی منزل کے حصول کے لئے عملی جدوجہد سے گریز کیا۔ اول دن سے ہی ہم نے برطانوی سامراج کے وضع کردہ نظام کو گلے سے لگائے رکھا۔ لیکن اس معاملے میں بھی ہماری منافقت آڑے آئی۔ وطن عزیز میں گزشتہ نصف صدی سے جمہوریت کے ساتھ جو گھناؤنا کھیل جاری ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ جمہوریت کو اس کی اصل روح کے ساتھ نافذ کرنے میں ناکامی نے ملک کو مسلسل سیاسی عدم استحکام سے دوچار کر رکھا ہے۔ اس عرصے میں ہم نے وطن عزیز میں دو دستور نافذ کئے۔ پہلا دستور ایوبی مارشل لاء کی نذر ہوگیا اور 1973ء کے دستور کی روح کی پامالی کے نتیجے میں اسمبلیاں توڑی جاتی رہیں۔ رہی بات فیڈرل ازم کی تو یہ تو اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے جب اس سے وابستہ صوبوں کو ان کا جائز مقام دیا جائے۔ اول دن سے ہی صوبوں کے ساتھ جو رویہ روا رکھا گیا ہے اس کا ثمر ہمیں ملک کی شکست وریخت کی صورت میں ملا اور آج بھی بقول عطاء الرحمٰن "وطن عزیز کے کچھ حصوں میں یہ فتنہ عفریت بن کر پھنکار رہا ہے۔"

اب آیئے قومی یکجہتی کی جانب' تو اس کا سوال تو اس وقت پیدا ہوتا جب یہاں کوئی قوم بس رہی ہوتی۔ پاکستان کا قیام مسلم قومیت کی بنیاد پر عمل میں آیا تھا۔ یہ مسلم قومیت تب وجود میں آتی جب ہم نے اس کی بنیاد اسلام کو مضبوطی سے تھاما ہوتا۔ کیونکہ مسلم قومیت کی قوت ماسکہ (Binding Force) تو اسلام ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ربانی کو ہم بھول گئے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ میں مت پڑو۔ اس کا منطقی نتیجہ اسی صورت میں نکلنا تھا جو ہمارے سامنے ہے۔ وطن عزیز میں آج نسلی' علاقائی لسانی' حتیٰ کہ مذہبی تفرقے نے شدت اختیار کرلی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بدترین عذاب میں مبتلا کردیا ہے جس کو وہ خود ان الفاظ میں بیان کرتا ہے "اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ تم کو عذاب میں مبتلا کرلے تمہارے اوپر سے بھی اور تمہارے قدموں تلے سے بھی اور یہ کہ وہ تمہیں گروہوں میں تقسیم کردے اور تمہیں ایک دوسرے کی طاقت کا مزہ چکھائے"۔ یہ سب ہمارا اپنا ہی کیا دھرا ہے۔ قوموں کی تاریخ میں نصف صدی کی مدت کچھ زیادہ نہیں ہوتی۔ اب بھی موقع ہے کہ قوم ساری صورتحال کا سنجیدگی سے جائزہ لے۔ اغیار کے وضع کردہ نظام میں جکڑے جانے کے باوجود ہمیں "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم" کی صورتحال کا سامنا ہے۔ نہ ہمیں جمہوریت سے کوئی فائدہ ہوا اور نہ ہی ہم نے اسلام کی جانب کوئی پیش رفت کی۔ موجودہ بدترین ظالمانہ اور استحصالی نظام سے چھٹکارے کی ممکنہ صورت صرف یہ ہے کہ قوم اب تک کی اپنی کوتاہیوں پر اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے توبہ کرے اور آئندہ کے لئے یہ طے کرلے کہ اس کا جینا اور مرنا صرف اور صرف اسلام کے لئے ہوگا۔ قوم کو توبہ کی راہ پر ڈالنے کی ذمہ داری قومی قیادت پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن قومی قیادت پر فائز بیشتر جماعتیں تو وہ ہیں جن کے قائدین کو ہی اس راہ پر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ البتہ وہ جماعتیں جو اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرنے کا دعویٰ کرتی ہیں ان سے بجاطور پر یہ توقع تھی کہ وہ قوم کو توبہ کی راہ پر ڈالنے کے فریضہ کو انجام دیں گی لیکن المیہ یہ ہے کہ یہ جماعتیں گزشتہ نصف صدی سے سیاست کی وادی تیہہ میں بھٹک رہی ہیں۔ بنی اسرائیل کے ساتھ تو معاملہ یہ ہوا تھا کہ ان کی صحرانوردی کے ایام میں ان کی وہ نسل جو فرعون کی غلامی میں زندگی گزار چکی تھی' ختم ہوگئی۔ ان کی اگلی نسل نے آزاد فضا میں پرورش پائی جس کے نتیجے میں ان میں جذبہ جہاد پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اقتدار عطا فرمایا۔ لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ سیاسی مذہبی جماعتوں کے قائدین نے نوجوانوں کو بھی "سیاسی ہلے گلے" میں الجھا رکھا ہے۔ بہرحال غنیمت ہوا کہ جماعت اسلامی نے حالیہ انتخابات سے اپنے آپ کو دور رکھا۔ اس سے ایک جانب تو یہ توقع ہے کہ ان کے لئے عوامی اعتماد میں اضافہ ہوگا تو دوسری جانب اللہ کرے کہ اس کی قیادت اس بائیکاٹ کے ثمرات پر سنجیدگی سے غور کرے کہ محض احتساب کے نعرے پر اللہ تعالیٰ نے جب اتنی برکتیں نازل کی ہیں تو مستقل طور پر سیاست سے علیحدگی اختیار کرکے توبہ کی منادی کے کام کو اپنا ہدف بنایا جائے تو اللہ تعالیٰ کیوں اس قوم کو اس کی منزل اسلام تک نہیں پہنچائے گا۔ فی الحال تو صورت یہ ہے کہ اسلام ایک قومی ایشو کی بجائے پارٹی ایشو بن چکا ہے۔ فطری طور پر عوام کی جانب سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آخر کس کا اسلام نافذ ہونا ہے۔ دیوبندیوں کا' بریلویوں کا' اہلحدیث کا یا جماعت

اسلامی کا۔ اس وقت تو اسلام کے لئے ووٹ ڈالنے والوں کی محدود تعداد منقسم ہو چکی ہے اور ان میں کر ہر فرد اپنی پسند کی مذہبی سیاسی جماعت کو ووٹ ڈالتا ہے۔

اب آیئے دوسرے سوال کی جانب۔ عطاء الرحمٰن صاحب نے لکھا ہے کہ "ہمارے یہاں باوجود اسلام کے نظریہ حیات پر اتنا جاندار اور شعور آفریں لٹریچر ہونے کے جس نے اقبال کی شاعری اور مودودی کی نثر کے ذریعے نہ صرف ہماری نئی نسلوں کو متاثر کیا ہے بلکہ دوسرے مسلمان ملکوں اور معاشروں کے اذہان پر بھی اثرات ڈالے ہیں' ہمارے سماج پر تعصب اور جہالت سے بھرپور مذہبی فرقہ پرستی کے متشددانہ رجحانات غالب آتے جا رہے ہیں"۔

غور طلب بات یہ ہے کہ کیا صرف لٹریچر کا ہونا کسی قوم کی فلاح کے لئے کافی ہے۔ قرآن کریم سے بڑھ کر قیمتی لٹریچر دنیا میں اور کون سا ہو سکتا ہے جو انسان کو ہدایت کی راہ پر ڈال کر اس کے لئے دنیوی واخروی فلاح کا موجب بنے۔ اصل بات تو لٹریچر پر عمل کی ہے۔ علامہ اقبال کی شاعری سے متاثر افراد علامہ کو اسلام اور قرآن کا بہترین ترجمان قرار دیتے ہیں لیکن خود ان کی اپنی زندگی پر اسلام کا رنگ کس حد تک غالب رہا' یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اسی طرح مولانا مودودی مرحوم کی تصنیفات کو لیجئے۔ خود انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنے لٹریچر سے جو انحراف کیا اس پر ہمارے ہاں اہل علم کے مقالے موجود ہیں اور اب جماعت اسلامی جس رخ پر جا رہی ہے اس پر سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا اسے مولانا مرحوم کی تصنیف "اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے؟" سے کوئی مطابقت دی جا سکتی ہے؟

اب سوال کے دوسرے حصے کی طرف آیئے۔ اس کا جواب وہی ہے جو اس سے قبل بیان ہو چکا ہے۔ قرآن سے وابستگی کی بجائے جب ہماری وابستگیاں اپنے مسالک ومذاہب تک محدود ہو جائیں تو اس کے نتیجہ میں "تعصب اور جہالت سے بھرپور مذہبی فرقہ پرستی کے متشددانہ رجحانات نے ہی غالب ہونا ہے"۔ معروف صحافی عبدالکریم عابد کا ایک جملہ کافی ہو گا۔ وہ لکھتے ہیں کہ "شیعہ سنی علماء جس ٹکسال کے ڈھلے ہوئے ہیں وہ فرقہ واریت کے کارخانے ہیں"۔ اور یہ مسئلہ صرف شیعہ سنی علماء تک ہی محدود نہیں بلکہ اہلسنّت کے مختلف مسالک کا بھی کم وبیش یہی معاملہ ہے۔ بر سرزمین حقائق کو تسلیم کرنے ہی میں عافیت ہے۔ تفرقہ چاہے شیعہ سنی کا ہو' دیوبندی بریلوی کا ہو یا سنی وہابی کا یہ ہمارے معاشرے میں موجود ہے۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ میں اسے کچھ اس تناظر میں دیکھتا ہوں' جس طرح ہمارے تعلیمی ادارے کلرکوں کی فوج ظفر موج تیار کرنے میں مصروف ہیں' اسی طرح ہمارے مدارس اور دارالعلوم ائمہ وخطباء کو ڈھالنے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ان دونوں طرح کے تعلیمی اداروں میں ایک بنیادی فرق موجود ہے۔ عام تعلیمی اداروں میں نصاب ایک ہی ہے لیکن مدارس میں اگرچہ بنیاد تو قرآن وسنت ہے کیونکہ ان سے انحراف ممکن نہیں تاہم ان کی تاویلات میں فرق کی بناء پر مختلف مسالک ومذاہب وجود میں آتے ہیں۔ ہر مذہب ومسلک کے کچھ اپنے فروعی عقائد ہیں۔ دینی مدارس میں بنیادی متفقہ عقائد کی بجائے فروعی عقائد اور معاملات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو ائمہ وخطباء ان مدارس سے پڑھ کر باہر آتے ہیں ان کی عظیم اکثریت اپنے ہی مسلک ومذہب کے فروعی عقائد کی تبلیغ میں لگ جاتی ہے الا ماشاء اللہ۔ انہیں اپنے مسلک کی تبلیغ کے لئے دوسروں کے مسلک کی نفی لازمی کرنی پڑتی ہے اور سارے اختلافات یہیں سے شروع ہوتے ہیں جو فرقہ وارانہ تشدد پر منتج ہوتے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ عوام کی بڑی اکثریت بھی ان اختلافات کے فروغ کی دل شکنی کی بجائے ان کی حوصلہ افزائی میں زیادہ دلچسپی لیتی ہے۔ اتحاد بین المسلمین کی باتیں تو بہت ہوتی ہیں لیکن یہ باتیں بھی مختلف فرقے اپنی اپنی سطح پر کرتے ہیں۔ اب تک ہمارے یہاں کوئی ایسا مستحکم ادارہ وجود میں نہیں آسکا جس میں تمام فرقوں کے لوگ اکٹھے ہو کر اتحاد بین المسلمین کے لئے آواز بلند کریں۔ لہٰذا آج تک یہ کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ ہماری حکومتوں کو بھی ہوش اس وقت آتا ہے جب فرقہ واریت اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے۔ تاہم ان کا حال یہ ہے کہ ان اختلافات کی بنیادی وجوہ کو تلاش کر کے مسئلہ کو حل کرنے کی بجائے وہ سرکاری قوت کے بل بوتے پر پکڑ دھکڑ' علماء کی گرفتاریاں اور ان کی نقل وحرکت پر پابندی عائد کرنے میں لگ جاتی ہیں۔ جس سے مسئلہ وقتی طور پر دب ضرور جاتا ہے' بالکل ختم نہیں ہوتا۔ ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف فرقوں کے رہنما مل کر اپنے لئے کوئی کوڈ آف کنڈکٹ وضع کریں اور اس کا اپنے لوگوں کو سختی سے پابند کریں۔ بصورت دیگر حکومت خود ان کے کوڈ آف کنڈکٹ پر عملدرآمد کے لئے قوانین وضع کرے اور ان قوانین پر سختی سے عملدرآمد کروائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو سخت اندیشہ ہے کہ تصادم کا دائرہ شیعہ سنی سے بھی آگے بڑھ جائے۔ جو لوگ حالات پر گہری نظر رکھتے ہیں وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حالات کس رخ پر جا رہے ہیں۔

تنظیم اسلامی کی توسیعی مجلس عاملہ کی قرارداد

طالبان حکومت کو فی الفور تسلیم کیا جائے

لاہور (پ ر) 6 اپریل' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی زیر صدارت تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ افغانستان میں طالبان کی حکومت کو فی الفور تسلیم کرے۔ اس لئے کہ اسے کابل سمیت افغانستان کے تین چوتھائی رقبے پر مستقل کنٹرول حاصل ہو چکا ہے اور اس کے زیر انتظام علاقے میں کامل امن وامان قائم ہے۔ نیز قرارداد میں ان افواہوں پر بھی اظہار تشویش کیا گیا ہے کہ بعض عالمی قوتیں اور ادارے افغانستان میں مخالف طالبان اتحاد کے علاوہ طالبان کے مدمقابل کسی تیسری قوت کو بھی ابھارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں منظور کردہ قرارداد میں حکومت پاکستان کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حکومت یا اس کا کوئی ادارہ ایسی کسی گھناؤنی کوشش میں دانستہ یا نادانستہ ملوث نہ ہوں۔

مطالبہ تکمیل دستور خلافت

مطالبہ کی حمایت میں باغ جناح لاہور سے جناح ہال تک شاندار جلوس نکالا گیا

جلوس کی قیادت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کی

لاہور (پ ر) 11/اپریل' امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد کی قیادت میں "دستور خلافت کی تکمیل" کے مطالبے کی حمایت میں باغ جناح لاہور سے جناح ہال تک جلوس نکالا گیا۔ تنظیم اسلامی و تحریک خلافت کے اراکین کے علاوہ عوام کی بڑی تعداد نے جلوس میں شرکت کی۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے جلوس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خلافت راشدہ کے اصولوں پر مبنی اسلامی نظام کے قیام کے لئے پاکستان قائم ہوا تھا مگر ملت اسلامیہ پاکستان پر مشتمل "قافلہ ملی" نصف صدی سے اپنی منزل سے دور ہو کر بھٹک چکا ہے۔ اس بھٹکے ہوئے قافلے کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے قرارداد مقاصد کے منافی دفعات کو ملک کے دستور سے فوری طور پر خارج کرنے کے لئے آئین میں ترمیم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قرارداد مقاصد کو ضیاء الحق مرحوم نے دستور کا حصہ بنا کر ملک میں نظام خلافت کی جانب فیصلہ کن قدم اٹھایا مگر دستور میں موجود غیر اسلامی دفعات ریاستی سطح پر مکمل اسلامی نظام کے قیام میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے جامع مسجد دارالاسلام باغ جناح لاہور میں اور بعد ازاں جلوس کے اختتام پر اپنے پرجوش خطاب میں کہا کہ عوام میں شریعت اسلامی کی بالادستی کے نفاذ کے لئے جوش و خروش اور بے پناہ جذبہ موجود ہے جس کا ثبوت "دستور خلافت کی تکمیل" کے لئے نکالے گئے جلوس کے شرکاء کی تعداد سے ہو رہا ہے چنانچہ ملک نظام خلافت کے قیام سے ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا' اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور سنت رسول کی بالادستی سے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے خزانے ہم پر کھول دے گا۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ بے پناہ افرادی قوت اور قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود ملک کو درپیش "خوف اور قحط" کی کیفیت شریعت کی بالادستی کے نفاذ سے روگردانی کا نتیجہ ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا مذہبی جماعتوں نے اپنی غلط پالیسیوں کی وجہ

سے اقتدار کی جنگ میں شریک ہو کر نظام خلافت کے قیام کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ ایوب خان کے نافذ کردہ غیر اسلامی عائلی قوانین ملک پر اب تک مسلط ہیں مگر دینی جماعتوں نے ان غیر اسلامی قوانین کے خلاف کبھی تحریک نہیں چلائی جبکہ جمہوریت کی بحالی کے لئے چلائی جانے والی تحریکوں میں مذہبی جماعتیں اور علماء بڑے سرگرم رہے ہیں بلکہ ان ہی کا کردار فیصلہ کن رہا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ وزیر اعظم میاں نواز شریف کا خاندان واقعتاً شریف خاندان ہے چنانچہ نواز شریف کو اپنے والد کے وعدے اور خاندان کی شرافت کی لاج رکھتے ہوئے ایک سال کے اندر اندر ملک سے سودی نظام کا فوراً خاتمہ کرنا ہو گا۔ ورنہ ہم ان کے والد میاں شریف سے یہ توقع رکھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ وہ اپنے بیٹوں سے لاتعلقی کا اعلان کریں۔

نواز شریف کی قیادت میں مسلم لیگ کی غیر معمولی کامیابی کو قوم و ملک کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت خصوصی کا مظہر قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے جس طرح پارلیمنٹ کی بالادستی کی بحالی کا مبارک کام کیا ہے وہ اسی جذبے کے ساتھ شریعت کی بالادستی کے قیام کے لئے دستور میں "چند حرفی" ترامیم منظور کروا کر پاکستان کے دستور کو "دستور خلافت میں تبدیل کروائیں۔ انہوں نے کہا نظام خلافت کے قیام کے لئے دستور سے غیر اسلامی دفعات کے خاتمے کے لئے حکومت پر موثر اور بھرپور عوامی قوت سے دباؤ ڈالا جائے اور مذہبی سیاسی جماعتیں غیر اہم اور وقتی مسائل پر اپنی قوتیں لگانے کی بجائے شریعت کی بالادستی کے نفاذ اور ملک کی تعمیر نو کے لئے فیصلہ کن جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کی نزاکت اور حالات کی سنگینی کے پیش نظر خدانخواستہ اگر آخری تباہی سے پہلے شریعت کی بالادستی کے نفاذ کے ذریعے اصلاح احوال کی کوشش نہ کی گئی تو خدشہ ہے کہ پاکستان زرعی ملک ہونے کے باوجود عظیم تر قحط سے دوچار ہو کر "صومالیہ" جیسی صورت حال سے دوچار ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کثیر زر مبادلہ کے عوض گندم درآمد کی جا رہی ہے اگر کسی وقت بیرونی ممالک نے گندم دینے سے انکار کر دیا تو پوری قوم کو دن میں تارے نظر آنے لگیں گے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ نظام خلافت کے قیام کے لئے جدوجہد کئے بغیر خانہ کعبہ اور دوسرے مقدس مقامات پر مانگی جانے والی دعائیں بھی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی فوجی قوت کے خوف سے پاکستان کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی کے لئے فیصلہ کن قدم اٹھانے کی جرات نہیں کر رہا۔

ملک کو اسلامی ریاست بنانے سے انحراف کی وجہ سے قوم مختلف قومیتوں میں بٹ چکی ہے چنانچہ کالا باغ ڈیم بنانے کے مسئلے پر قومیتوں کی سیاست کے علمبردار سیاسی لیڈروں کا کردار کھل کر قوم کے سامنے آ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کالا باغ ڈیم کی تعمیر پر قومی مفاہمت ملک و قوم کے مفاد کا اولین تقاضا ہے

جلوس کی جھلکیاں

- مسجد دارالسلام باغ جناح سے جلوس کے شرکاء نے مال روڈ کی طرف گاڑیوں پر جلوس نکالا۔
- جلوس میں سب سے آگے ٹرک پر امیر تنظیم اسلامی اور دیگر قائدین سوار تھے۔ اس کے پیچھے سائیکل سوار حضرات کا بہت بڑا گروپ تھا' ان کے بعد موٹر سائیکل سواروں کا دستہ اور بعد ازاں گاڑیوں کا بہت بڑا قافلہ شامل تھا۔
- امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے "دستور خلافت کی تکمیل" کے نعرے پر مبنی بینروں سے مزین ٹرک پر بیٹھ کر جلوس کی قیادت کی۔
- شرکاء نے اپنی اپنی سواریوں پر تنظیم اسلامی کے "سفید اور کالے رنگ" پر مبنی جھنڈے لہرا رکھے تھے۔
- شرکاء جلوس وقفے وقفے سے تکبیر کا نعرہ بلند کرتے رہے۔
- "پارلیمنٹ کی بالادستی بحال کرنے والو! شریعت کی بالادستی قائم کرو" کا مطالبہ بار بار دہرایا جاتا رہا۔
- ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنی تقریر کے دوران خود نعرۂ تکبیر بلند کیا جس کا شرکائے جلوس نے پرجوش طریقے سے جواب دیا۔
- جلوس کے شرکاء مکمل طور پر پرامن اور منظم انداز سے جناح ہال پہنچ کر دعا کے بعد منتشر ہو گئے۔

ماہ اپریل کے دوران تنظیم اسلامی کے شعبہ نشر و اشاعت کے تحت جاری کردہ
پریس ریلیز' جو مکمل یا جزوی طور پر نمایاں قومی اخبارات میں شائع ہوئے

سودی نظام کے خاتمے سے پاکستان پوری دنیا کے لئے "لائٹ ہاؤس" بن جائے گا

لاہور (پ ر) یکم اپریل' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے ملک کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کے لئے میاں نواز شریف کی جانب سے کمیٹی کے قیام کو خوش آئند فیصلہ قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ملک کو قرضوں کی لعنت سے نجات دلانے کے لئے "مقامی سرمایہ داروں" سے دفاع اور دیگر مقاصد کے لئے حاصل کردہ قرضوں پر سود کی ادائیگی فوراً بند کرنے کا اعلان کرے۔ انہوں نے کہا سودی نظام کے خاتمے سے نہ صرف ملک خوشحالی کے نئے دور میں داخل ہو جائے گا بلکہ پاکستان پوری دنیا کے لئے "لائٹ ہاؤس" بن جائے گا۔ امیر تنظیم اسلامی نے اپنا یہ مطالبہ دہراتے ہوئے کہا کہ حکومت وفاقی شرعی عدالت کے سود سے متعلق فیصلہ کے خلاف نظر ثانی کی اپیل واپس لے اور عدالت سے سودی نظام کے خاتمے کے لئے ایک سال کی مہلت حاصل کر کے سودی نظام کا ہمیشہ کے لئے جنازہ نکال دے۔

"آٹا بحران" سے سیاسی مفاد حاصل کرنے کی کوشش ابن الوقت سیاست کا مظہر ہے

لاہور (پ ر) 9 اپریل' آٹا بحران سے سیاسی مفاد حاصل کرنے کی کوشش ابن الوقت سیاست کا مظہر ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ حکومت کے مخالف سیاسی و مذہبی عناصر کی جانب سے "آٹا بحران" کی ذمہ داری موجودہ حکومت پر ڈالنا حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ آٹے کی موجودہ قلت کی تمام تر ذمہ داری سابقہ حکمرانوں یا انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا ہے کہ اگرچہ اصولی اعتبار سے عورتوں کو امور مملکت میں اہم ذمہ داریوں اور مناصب پر فائز کرنا نبی اکرم ﷺ کے فرامین کی رو سے درست نہیں ہے' مگر سیاسی میدان میں سرگرم عمل "بعض مذہبی گروہوں" کی جانب سے وزارت خوراک پر عورت کی تقرری کو آٹا بحران کا شاخسانہ قرار دینا بھی اسی قسم کی سطحی سوچ کا مظہر ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ جملہ مذہبی عناصر' سیاسی بھی اور غیر سیاسی بھی اپنی مساعی سب سے پہلے ملکی دستور میں کتاب و سنت کی غیر مشروط اور غیر محدود بالادستی طے کرانے' اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ بندی کے لئے ملکی معیشت کو جلد از جلد سود سے پاک کرانے پر مرکوز کریں۔

تقریب عقد نکاح کے لئے مسجد سے بہتر کوئی جگہ نہیں

لاہور (پ ر) 10 / اپریل' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقدہ محفل نکاح کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ نکاح سے ایک نیا خاندان وجود میں آتا ہے چنانچہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والے نئے جوڑے کے لئے نیک تمناؤں کے اظہار اور اچھی دعاؤں کے لئے مسجد سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا مسجد میں نکاح منعقد کرنا سنت نبوی ہے حکومت نکاح کو مسجد میں منعقد کرنے کی پابندی لگا دے تو مشروبات کے "موجودہ تکلف" سے بھی چھٹکارا مل جائے گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا دنیائے مذاہب میں ازدواجی زندگی کو روحانی اور اخلاقی لحاظ سے گھٹیا سمجھا جاتا ہے مگر حضور ﷺ نے نکاح کو اپنی سنت قرار دے کر رہبانیت کے غیر فطری تصور کی ہمیشہ کے لئے جڑ کاٹ دی۔ انہوں نے کہا جنسی تقاضے کو جائز راستے سے پورا کرنے کا نام شادی ہے جبکہ ازدواجی زندگی سے گریز انحراف کرنے کی وجہ سے معاشرہ اخلاقی فساد کا شکار ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ لڑکی والوں کی طرف سے کھانے کی دعوت کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔ والدین سے لڑکی کی پرورش اور تعلیم و تربیت جیسے کٹھن فرائض کی ادائیگی کے بعد جہیز کی صورت میں "تاوان" کی وصولی ایک لعنت اور ہندوانہ رسم کی پیروی ہے جو ہندو سماج میں لڑکی کے حق وراثت نہ ہونے کی وجہ سے شروع ہوئی۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا بارات اور جہیز خالص ہندوانہ رسومات ہے جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ حضور کی طرف سے حضرت فاطمہؓ کو جہیز دینے کی بات قطعاً غلط ہے۔ آپ نے حضرت علیؓ کے سرپرست ہونے کی حیثیت سے خود حضرت علیؓ کی زرہ فروخت کر کے گھریلو ضروریات کا سامان فراہم کیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا شوہر اور بیوی کی حیثیت سے مرد اور عورت دونوں اپنے فرائض اور حقوق دیانتداری سے ادا کریں تو گھریلو زندگی جنت کا نمونہ بن جاتی ہے۔ شادی کی دعوتوں میں کھانے کی بے حرمتی کی وجہ سے آج ہم ولیمہ کی دعوت سے ہی محروم کر دیئے گئے ہیں۔ بیورکریسی اور سیاست دانوں کی لوٹ مار کی وجہ سے پاکستان جیسا زرعی ملک گندم کی قلت کے بحران سے دوچار ہے۔

خاندان کے ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے شوہر کو بیوی پر فوقیت حاصل ہے

لاہور (پ ر) 16 / اپریل' مغربی تہذیب نے عورت کو مرد کی جنسی تسکین کے لئے "کھلونا" اور "ڈیکوریشن پیس" بنا دیا ہے جبکہ بعض جگہ عورت مظلوم قیدی کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مقامی ہوٹل میں پاکستان ومن آرگنائزیشن کے زیر اہتمام "آج کی عورت کی حیثیت" کے موضوع پر منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری سماجی سوچ اور اقدار پر ہندوانہ اقدار کا غلبہ ہے اور پاکستانی معاشرے کی اکثریت ہندوانہ معاشرتی روایات و رسومات پر عمل پیرا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ جدید تہذیب کے زیر اثر مغربی معاشرہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلنے والے "جنسی سیلاب" سے تباہی سے دوچار ہو چکا ہے چنانچہ انسانی حقوق کے بلند بانگ دعوؤں کے باوجود مغربی ممالک میں عورت ہی سب سے زیادہ مظلومیت کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحیثیت انسان عورت اور مرد برابر ہیں چنانچہ روحانی و اخلاقی سطح پر قرآن مساوات مرد و زن کے نظریئے کی بھرپور تائید کرتا ہے جبکہ قانونی اور انتظامی سطح پر مرد کو عورت پر فوقیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں کسی بھی جگہ کسی ادارے کے دو سربراہ نہیں ہو سکتے چنانچہ خاندان کے ادارے میں بیوی اور شوہر کی حیثیت سے مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے فوقیت حاصل ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام میں سماجی سطح پر انصاف یعنی برابری کی بجائے "عدل و قسط" کے لفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ "انصاف" ہمیشہ عدل کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا چنانچہ اسلام نے خاندان کے سربراہ کی حیثیت سے معاشی کفالت کی ذمہ داری مرد کے سپرد کی ہے جبکہ اولاد کی پرورش و تربیت کی اہم اور کٹھن ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے

لئے عورت کو "معاشی جدوجہد" کی ذمہ داری سے فارغ رکھا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ اسلام نے عورت کو جائیداد کی ملکیت وراثت کا اور کاروبار و ملازمت کرنے کا حق دے کر اس کی جداگانہ حیثیت کو تسلیم کیا ہے جبکہ ہندوانہ اور دیگر معاشروں میں عورت کی سرے سے کوئی حیثیت تسلیم نہیں کی جاتی۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا مرد کی طرح عورت کو بھی اپنے شوہر سے علیحدگی کے لئے بالواسطہ طور پر طلاق کا حق حاصل ہے جسے شریعت اسلامی میں "خلع" کا نام دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا عورت کسی بھی معقول وجہ کی بنا پر اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے اسی طرح عورت کی رضامندی حاصل کئے بغیر اس کی شادی کرنا خلاف اسلام ہے۔ چنانچہ وہ والدین یا عدالت کے ذریعے "خلع" کا حق استعمال کر سکتی ہے۔ مغربی معاشرے میں اکثر عورتوں کو بیک وقت ماں اور باپ دونوں کے فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں چنانچہ وہاں عورتوں کی بڑی تعداد محض اس وجہ سے تیزی سے اسلام قبول کر رہی ہے کہ انہیں مسلمان شوہر کی جانب سے مکمل معاشی کفالت اور سماجی تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا ہے کہ مغرب کی سماجی اقدار کی تباہی سے خاندان جیسا مقدس ادارہ ختم ہو چکا ہے چنانچہ مغربی ممالک میں ماں کی محبت اور باپ کی شفقت سے محروم ناجائز بچوں کی نسل پروان چڑھ رہی ہے جس سے وہاں کا دانشور طبقہ سخت پریشان ہے۔ انہوں نے کہا "جنس زدہ کلچر" سے مغرب کے سماجی نظام کا شیرازہ مکمل طور پر بکھر چکا ہے' مگر ہمارا سیکولر نظریات کا علمبردار مغرب زدہ طبقہ تباہی سے دوچار مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کر رہا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ بے پردگی اور عریانی و فحاشی کی وجہ سے معاشرہ جنسی انارکی اور اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہو چکا ہے چنانچہ مرد' گھر کی زینت بن کر رہنے والی بیوی کی بجائے "شمع محفل" کا روپ اختیار کرنے والی عورتوں کا گرویدہ بن جاتا ہے جس کے نتیجے میں شوہر پر بیوی سے محبت کی بجائے "محبوبہ" سے عشق کا "بھوت" سوار ہو جاتا ہے تو خاندان کا مقدس ادارہ کمزور پڑنا شروع ہو جاتا ہے اور بالآخر مکمل تباہی سے دوچار ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج عورت ہی عورت کی سب سے بڑی دشمن کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ چنانچہ عورت کے موجودہ استعمال کی ذمہ داری اسلام پر عائد کرنا درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے ہمیں عربی زبان سیکھ کر براہ راست قرآنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

ایران کا انقلاب علامہ اقبال کے انقلاب آفریں پیغام کا مرہون منت ہے

لاہور (پ ر) 20 / اپریل ' مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیراہتمام قرآن آڈیٹوریم میں "پیغام و افکار اقبال اور ایران و پاکستان" کے موضوع پر منعقدہ سیمینار سے "دور حاضر اجتہاد و اجماع" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی کے نامور سکالر پروفیسر محمود احمد غازی نے کہا ہے امت مسلمہ کے اجتماعی فیصلوں کو قرآن و سنت کی تقدس حاصل ہے۔ انہوں نے کہا قرآن و سنت کی اساسی تعلیمات کے ساتھ ساتھ اجماع و اجتہاد کے ذریعے پیش آمدہ جدید مسائل کے حل کی صلاحیت سے اسلامی قانون ہر دور میں قابل عمل قانون بنا رہا ہے۔ پارلیمنٹ اور اسلامی نظریاتی کونسل کے ذریعے ملک میں اسلامی نظام کی تنفیذ کی کوششیں ناکام ہو چکی ہے چنانچہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی بنیاد پر پارلیمنٹ کے ممبران اور حکمران طبقے نے قانون سازی کرنے کی بجائے انہیں ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔

انہوں نے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت کے قیام سے ملکی قوانین کو اسلامی قالب میں ڈھالنے کی جانب قابل ذکر کامیاب پیش رفت ہوئی ہے جسے مزید تیز کرنے کے لئے شرعی عدالت کے دائرہ اختیار پر دستور' عائلی اور عدالتی قوانین کی نظر ثانی پر عائد پابندیاں ختم کر کے وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کی شرائط ملازمت کو اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے برابر کیا جائے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے مطالبہ کیا کہ وفاقی شرعی عدالت کو غیر اسلامی قوانین کے ضمن میں "سٹے آرڈر" اور رٹ پیٹیشن سننے کا اختیار دیا جائے۔ ڈاکٹر وحید زمان نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ ایران کا اسلامی انقلاب علامہ اقبال کے افکار و پیغام کا مرہون منت ہے۔ علامہ اقبال نے بادشاہت اور جبر و ظلم کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا پیغام دیا ہے۔ انہوں نے کہا اہل پاکستان کو ایران کی تقلید کرتے ہوئے اسلامی انقلاب کے لئے اٹھنا چاہئے اور یہ جذبہ علامہ اقبال کے پیغام کو نوجوان طبقے میں عام کر کے ہی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ نامور ماہر تعلیم علامہ غلام شبیر بخاری نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ اسلام کے عالمی غلبے پر مبنی احیائی کوششوں کو دنیا بھر میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان' ایران اور افغانستان نے سرکاری طور پر اپنے نام کے ساتھ "اسلامی جمہوریہ" کا لقب اختیار کیا ہے جبکہ باقی اسلامی ممالک نے سعودی عرب سمیت اسلامی نام سرکاری طور پر اختیار نہیں کیا۔ انہوں نے کہا عرب ممالک وطنی قومیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں مگر برصغیر کے خطے میں ہونے والی احیائی کوششوں سے پوری اسلامی دنیا کو فکری سرمایہ مل رہا ہے۔ انہوں نے قرآن اکیڈمی کی طرز پر بین الاقوامی قرآنی یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کا دوبارہ احیاء نعروں کی بجائے علم کے فروغ سے ہو گا۔ انہوں نے کہا موجودہ دور اقبال کا دور ہے ان کے پیغام و افکار سے استفادہ کرنا ہمارے نوجوانوں کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ انجمن خدام القرآن کے صدر ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ اسلام ہی پاکستان کی واحد نظریاتی اساس ہے۔ لہٰذا دستور میں قرارداد مقاصد کے منافی دفعات کو ختم کئے بغیر اسلامی شریعت کی بالادستی کا خواب پورا نہیں ہو گا۔

عوام کی جان و مال کی حفاظت اور امن عامہ کا قیام حکومت کی اولین ذمہ داری ہے

لاہور (پ ر) 21 / اپریل ' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے فیروز والا میں ایک ہی خاندان کے چھ افراد کے بہیمانہ قتل کی واردات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام کے جان و مال کی حفاظت اور امن عامہ کا قیام حکومت کی اولین ذمہ داری ہے جسے پورا نہ کرنے کی وجہ سے حکومت کے سماجی اور معاشی ترقی کے تمام منصوبے بے معنی ہو کر رہ جائیں گے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کے فرض کو اخباری بیانات کی حد تک پورا کرنے کی بجائے عوام کو حقیقی معنوں میں تحفظ فراہم کرے۔

بھارت کے نئے وزیر اعظم کی حیثیت سے اندر کمار گجرال کے انتخاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے توقع ظاہر کی کہ بھارتی وزیر اعظم اپنے دور اقتدار میں دونوں ممالک کے مابین کشمیر سمیت دیگر تصفیہ طلب مسائل کے حل کے لئے حقیقت پسندانہ اور ٹھوس پالیسی اپنا کر نہ صرف دونوں ممالک کے مابین باہمی تعلقات کو بہتر بنائیں گے بلکہ علاقے میں امن کے قیام کے لئے فیصلہ کن اقدامات بھی اٹھائیں گے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ پاکستان اور بھارت اپنے باہمی تنازعات دو طرفہ مذاکرات سے طے کر کے علاقے میں امریکی بالادستی کے قیام کے منصوبے ناکام بنائیں۔

دامن کوہ پر اہم حیثیت کے حامل وفاقی وزیر کے ایک خاتون کے ساتھ سیکنڈل پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعے کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائیں اور اگر یہ الزام ثابت ہو تو واقعہ میں ملوث وزیر کو کابینہ سے برطرف کرنے کے علاوہ قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے۔

مذہبی جماعتوں کی غلط حکمت عملی کے باعث پاکستان تاحال اسلامی ریاست نہیں بن سکا

لاہور (پ ر) 22 / اپریل ' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن آڈیٹوریم گارڈن ٹاؤن میں منعقدہ تنظیم اسلامی کے تیسرے سالانہ مشاورتی و تربیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کا قیام اسلامی ریاست کے قیام کی تمہید ہے۔ چنانچہ دینی

جماعتیں درست طرز عمل اختیار کر کے احیائے خلافت کی جدوجہد کرتیں تو مسلم لیگ کے تعاون سے نفاذ اسلام کی جانب فیصلہ کن پیش رفت ہو سکتی تھی مگران کی طرف سے اختیار کردہ اقتدار کی جنگ میں شرکت پر مبنی غلط پالیسی کی وجہ سے پاکستان ابھی تک اسلامی ریاست کی شکل اختیار نہیں کر سکا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ تبلیغی جماعت مذہبی سطح پر کامیاب ترین جماعت ہے مگر اسلامی ریاست کا قیام اس کے لائحہ عمل سے خارج ہے۔ جبکہ تحریک جعفریہ ملک کی ناکام ترین مذہبی جماعت ہے جس نے ابتداء پاکستان میں ایرانی انقلاب درآمد کرنے کے لئے جارحانہ رویہ اپنایا جس کے ردعمل کے نتیجے میں سپاہ صحابہؓ کا قیام عمل میں آگیا۔ انہوں نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی صورتحال کی سنگینی کے پیش نظر اہل تشیع کو چاہئے کہ وہ شیعہ سنی مسئلے کے واحد مستقل اور پائیدار حل کے لئے اکثریتی آبادی کی فقہ پر مبنی ایرانی فارمولے کو پاکستان میں بھی تسلیم کرنے کا اعلان کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ تمام دینی جماعتیں غیر اہم اور وقتی مسائل پر اپنی توانائیاں صرف کرنے کی بجائے دستور کو مکمل طور پر اسلامی بنانے کے مطالبے کو "قومی مطالبہ" بنا کر حکمرانوں کو مجبور کریں کہ وہ فی الفور دستوری سطح پر قرآن و سنت کی غیر مشروط بالادستی کو نافذ کر کے ملک و قوم کا قبلہ درست کر دیں اور اس کے ساتھ ساتھ کم از کم اندرون ملک سود کے لین دین کو فوراً ختم کر کے ایک جانب اللہ اور رسولؐ کے خلاف جنگ بند کریں اور دوسری جانب "عالمی مالیاتی اداروں" کی غلامی کی زنجیروں کو کاٹ سکیں۔

اسلامی نظام کا نفاذ اور ملکی معیشت سے سود کا خاتمہ حکومت کا آئینی و دینی فریضہ ہے

لاہور (پ ر) 24 / اپریل ' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ اور ملکی معیشت سے سود کا خاتمہ حکومت کا آئینی و دینی فریضہ ہے جسے ادا نہ کر کے حکمران اپنے حلف سے انحراف کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ سابق بیورو کریٹ اور معروف دانشور کے بیان "مولویوں کا چاچا بھی سود ختم نہیں کر سکتا" پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ الطاف گوہر جیسے دانشور نے انتہائی گھٹیا زبان استعمال کر کے اپنی مریضانہ ذہنیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کو بہترین نظام کی حیثیت کسی مولوی کے کہنے سے حاصل نہیں ہے بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسلام کو پسندیدہ اور بہترین دین قرار دیا ہے۔ نفاذ اسلام کے طریقہ کار سے لاعلمی اور بے خبری خود الطاف گوہر جیسے دانشور کی "دانشوری" کے لئے ایک چیلنج ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے یاد دلایا کہ قیام پاکستان کے تھوڑا عرصہ بعد ہی تمام مکاتب فکر کے نمائندہ' نامور اور جید اکتیس علماء نے متفقہ طور پر بائیس نکات مرتب کر کے اسلام اور نفاذ اسلام کے حوالے سے کئے جانے والے تمام اعتراضات کا منہ توڑ اور مسکت جواب دے کر حکمران طبقے اور دانشوروں پر حجت قائم کر رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت جیسے موقر قومی اداروں نے نفاذ اسلام کے لئے قابل عمل سفارشات مرتب کر کے ہر حکومت کے سامنے پیش کیں' جنہیں حکمران طبقات نے دانستہ طور پر نافذ العمل کرنے سے گریز کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا ہے کہ قرارداد مقاصد میں بیان کردہ قرآن و سنت کی حاکمیت کو دستوری و آئینی سطح پر "سپریم" حیثیت دے کر وفاقی شرعی عدالت پر عائد تمام پابندیاں ختم کی جائیں اور شرعی عدالت کے ججوں کی شرائط ملازمت کو اعلیٰ عدالتوں کے مساوی کر دیا جائے تو ملک آئینی طریقے سے جدید اسلامی ریاست بن جائے گا۔ چنانچہ حکمران طبقہ اور دانشوروں کو نفاذ اسلام کے طریقہ کار کے بارے میں کسی "مولوی یا ملاں" سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا مطالبہ کیا وفاقی شرعی عدالت سود کی حرمت کے تاریخی فیصلے کے خلاف دائر نظر ثانی کی اپیل واپس لے کر سودی نظام کو ختم کر کے ملکی معیشت کو اسلامی خطوط پر استوار کرے۔

☆ ☆ ☆

روس اور چین کی جانب سے نیو ورلڈ آرڈر کی مزاحمت کا اعلان خوش آئند ہے

لاہور (پ ر) ۲۴/اپریل ۹۷ء امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے چین اور روس کی جانب سے امریکی نیو ورلڈ آرڈر کی مزاحمت کے فیصلے کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد سے امریکہ دنیا کی واحد سپریم طاقت بن جانے کے زعم میں اپنے راستے کی ہر رکاوٹ کو کچلنے کی پالیسی پر گامزن ہے۔ چنانچہ پوری دنیا پر اپنی بالادستی قائم کرنے کے لئے امریکہ نے صیہونی اثرات کے تحت نیو ورلڈ آرڈر کا نعرہ لگا رکھا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے روس اور چین کے رہنماؤں کی جانب سے جاری کردہ مشترکہ اعلامیہ کے بعض نکات کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے بین الاقوامی معاملات پر چین اور روس کے مابین باہمی اتفاق رائے عالمی امن کے قیام کے لئے خوش آئند اقدام ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے چین کی جانب سے روس اور دیگر مسلم ریاستوں کی سرحدوں سے فوجیں کم کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ روس اور چین کی طرح اسلامی دنیا بھی متحد ہو کر نیو ورلڈ آرڈر کے خلاف مزاحمت کرے جو حقیقت میں "جیو ورلڈ آرڈر" ہے جس کا اولین شکار مستقبل قریب میں خود امریکی قوم بنے گی۔ انہوں نے کہا کہ مسلم ممالک حکمران "امت مسلمہ" کے مفادات کو اپنے ذاتی اقتدار کے مفاد پر قربان کرنے کی موجودہ پالیسی کو ترک کر کے نظام خلافت یعنی اللہ اور رسولؐ کے عطا کردہ نظام عدل اجتماعی کے عالمی غلبہ کے ذریعے پوری دنیا کو اسلام کی لازوال نعمت سے بہرہ مند کریں۔

شیعہ سنی مفاہمت کے لئے جراءت مندانہ اقدامات کرنے ہوں گے

لاہور (پ ر) 29 / اپریل ' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے بحریہ کے سربراہ منصور الحق پر کرپشن کے الزمات کے نتیجے میں استعفیٰ طلب کئے جانے کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بحریہ کے سربراہ کے ساتھ اس توہین آمیز رویے سے فوج کے ادارے کی ساکھ کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کرپشن کے الزامات کی بے لاگ تحقیقات کر کے جرم ثابت کرنے کی بجائے مزید کارروائی نہ کرنے کی یقین دہانی کرواتے ہوئے انہیں تمام مراعات دیئے جانے کی "خوشخبری" سنانا حکومت کے مضحکہ خیز رویے کا مظہر ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا اگر بحریہ کے سربراہ پر مذکورہ الزامات ثابت نہ ہو سکیں تو انہیں اپنے عہدے پر بحال کر کے فوج جیسے اہم قومی ادارے کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والے عناصر کو بے نقاب کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے ملک میں فرقہ ورانہ تشدد کے نتیجے میں قتل و غارت کے روز افزوں واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت اور انتظامیہ نے سنی شیعہ مسئلہ کو محض وقتی اور انتظامی معاملہ قرار دے کر اس کے حل کے لئے ٹھوس اور مضبوط بنیاد تلاش نہ کی تو فرقہ واریت کا ناسور ملک کے لئے انتہائی خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا سنی شیعہ مسئلے کے حل کے لئے عالمی حالات کے پیش نظر سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر قابل عمل حل تلاش کرتے ہوئے جراءت مندانہ فیصلے کرنے ہوں گے۔

معاشی تفکرات سے دوچار انسان' اللہ کی بندگی اور خلافت کے اعلیٰ مقاصد پورے نہیں کر سکتا

لاہور (پ ر) ۳۰/اپریل ۹۷ء مزدوروں کے عالمی دن کے موقعہ پر امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد نے ایک پیغام میں کہا ہے کہ سرمایہ دارانہ استحصالی نظام کی وجہ سے محنت کش طبقہ محرومی کا شکار ہے چنانچہ معاشی تفکرات سے دوچار انسانوں کی عظیم اکثریت اللہ کی "بندگی و خلافت" کے اعلیٰ مقاصد کو پورا کرنے سے محروم ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شہری کی بنیادی ضروریات کی کفالت اسلامی ریاست کی اولین ذمہ داری

ہے جسے پورا کئے بغیر عوام کی خدمت اور سماجی ترقی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ اسلامی نظام حیات کا بنیادی مقصد زندگی کے ہر شعبے میں عادلانہ نظام کا قیام ہے۔ رحمت للعلمین ﷺ نے مزدوروں کی عظمت کو "الکاسب حبیب اللہ" کا لقب دے کر اجاگر کیا مگر سرمایہ دارانہ نظام کا علمبردار ٹولہ سودی نظام کے ذریعے محنت کش طبقے کا استحصال کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام استحصال پر مبنی سرمایہ دارانہ نظام کا سخت مخالف ہے چنانچہ اسلام چند طبقات میں دولت کے ارتکاز کی بجائے پورے معاشرے میں اس کی گردش کا علمبردار ہے۔ اس وقت امیر اور غریب کے درمیان فرق و تفاوت میں اس حد تک اضافہ ہو چکا ہے کہ ایک طبقہ دولت کی فراوانی کی وجہ سے عیش و عشرت میں مگن ہو کر "مال مست" ہے جبکہ دوسرا طبقہ بنیادی ضروریات سے محرومی کی وجہ سے "حال مست" کی کیفیت سے دوچار ہو کر "غم روزگار" کی دلفریبیوں کا شکار ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ اسلامی ریاست محتاجوں اور غربا کی کفالت کی ذمہ دار ہے چنانچہ اس ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کے لئے ملک سے سودی نظام کا فوری خاتمہ کر کے زکوٰۃ کا نظام رائج کیا جائے مزید براں پاکستان کی زرعی اراضی کو حضرت عمرؓ کے فیصلے کی رو سے "خراجی" قرار دے کر جاگیرداری نظام کا خاتمہ کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ زرعی زمین کو قومی ملکیت میں لے کر زرعی پیداوار پر خراج کی شکل میں ٹیکس عائد کیا جائے جس کے نتیجے میں دفاعی مقاصد کے علاوہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت کو بے پناہ مالی وسائل مہیا ہو جائیں گے اور ملک خوشحالی کے راستے پر گامزن ہو جائے گا۔

حکومت افغانستان کی طالبان حکومت کو فوراً تسلیم کرے پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر کا امریکی اور صیہونی حل قبول کرنے کی بجائے اسے تقسیم ہند کے فارمولے کے تحت حل کریں

لاہور (پ ر) 26 / اپریل ' تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس مشاورت کا تین روزہ اجلاس چوبیس سے چھبیس اپریل تک امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی زیر صدارت قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں درج ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

طالبان دار الحکومت کابل سمیت افغانستان کے بڑے حصے پر موثر کنٹرول اور امن و امان قائم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں لہٰذا حکومت پاکستان طالبان کی حکومت کو فی الفور تسلیم کر لے۔

تنظیم اسلامی کی دوسری قرارداد میں کہا گیا ہے مسئلہ کشمیر کو تقسیم ہند کے فارمولے کی بنیاد پر حل کیا جائے چنانچہ مسلم اکثریت کے علاقے بشمول آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کو صوبہ کی حیثیت سے پاکستان میں باقاعدہ شامل کر دیا جائے جبکہ جموں اور لداخ کے غیر مسلم اکثریتی علاقوں کو بھارت میں ضم کر دیا جائے۔ قرارداد میں واضح کیا گیا ہے کہ وادی کا الحاق بھی اصولی طور پر پاکستان ہی سے ہونا چاہئے تاہم جنگ کی تباہ کاریوں سے بچنے اور اپنے جانی و مالی وسائل کو بچا کر عوام کی فلاح و بہبود میں لگانے کے لئے وادی کے لوگوں کو "تھرڈ آپشن" بھی دیا جا سکتا ہے یا وادی کو مکمل داخلی خود مختاری دے کر اس کے دفاعی اور خارجی مفادات کی نگہداشت پاکستان اور بھارت مشترکہ طور پر کریں۔

بھارتی وزیر دفاع کی طرف سے پاک بھارت بنگلہ دیش کنفیڈریشن کا شوشہ پاکستان کی اقتصادی و دفاعی اور نظریاتی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ملک کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کو مضبوط بنایا جائے۔ چین' روس اور وسطی ایشیا کی تین مسلم ریاستوں کی طرف سے نیو ورلڈ آرڈر کی مزاحمت کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے عالم امن کے قیام کے لئے خوش آئند قرار دیا گیا۔ قرارداد میں اس امر پر تاسف کا اظہار کیا گیا کہ آزاد مسلم ریاستوں کا روس اور چین کے ساتھ دفاعی اتحاد ایران پاکستان اور افغانستان پر مشتمل مسلم بلاک کے تشکیل نہ پانے کا نتیجہ ہے جو پاکستان کی خارجہ پالیسی کی ناکامی کا مظہر ہے۔

وفاقی شرعی عدالت کی جانب سے بینک کے سود کی حرمت کے تاریخی فیصلے کے خلاف نواز شریف اپنے سابقہ دور میں کی گئی اپیل کو بلا تاخیر واپس لیں اور اسلامی نظریاتی کونسل و گورنر سٹیٹ بینک کی سربراہی میں قائم کی گئی کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں سود سے پاک معیشت کو فی الفور رائج کیا جائے۔

تنظیم اسلامی کی مجوزہ آئینی ترامیم کو بلا تاخیر پارلیمنٹ سے منظور کرایا جائے تاکہ ملک میں قرآن و سنت کی بالادستی کی راہ ہموار ہو سکے۔

آٹے کا شدید بحران اور دیگر اشیاء خوردنی کی قلت دراصل قومی بداعمالیوں اور اجتماعی گمراہی کا نتیجہ ہے۔ یہ فقر و فاقہ درحقیقت ہم پر عذاب الٰہی کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ لہٰذا معاشی بحران کو بھی دور کرنے کے لئے پوری قوم انفرادی اور اجتماعی سطح پر اللہ اور رسول کے احکامات پر عمل کرے۔ یہ اجتماعی توبہ ہی تمام قومی مشکلات کا حل ہے۔

روس اور چین کی جانب سے نیو ورلڈ آرڈر کی مزاحمت کے اعلان کا خیر مقدم

لاہور (پ ر) 28 / اپریل ' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے سینیٹر راجہ ظفر الحق کی طرف سے اسلامی اصولوں پر مبنی سود سے پاک معیشت کے جلد قیام کے اعلان کا زبردست خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام کے آفاقی اصولوں کی روشنی میں اسلامی فلاحی ریاست کے قیام سے پاکستان پوری دنیا کے لئے "لائٹ ہاؤس" کی شکل اختیار کر کے سیاسی و سماجی اور اقتصادی سطح پر عملی مثال بن جائے گا۔ انہوں نے راجہ ظفر الحق کی جانب سے ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی بجائے قرآن و سنت کی پیروی کرنے کے عزم کو اسلامیان پاکستان کی تمناؤں کا مظہر اور دل کی آواز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت مسلم لیگ کو دستور سمیت ہر شعبہ میں قرآن و سنت کی بالادستی کے قیام کا سنہری موقع میسر ہے۔ جس سے فائدہ اٹھا کر قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کی طرف ٹھوس پیش رفت کا آغاز ہو جائے گا۔ سپاہ صحابہ" کے رہنماؤں کی گرفتاری پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ محض گرفتاریوں سے فرقہ واریت کے مسائل حل نہیں ہونگے بلکہ موجودہ پکڑ دھکڑ سے مزید اشتعال پھیلنے کا شدید خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیعہ سنی مفاہمت کے لئے قابل عمل ٹھوس بنیاد تلاش کرنا ہوگی چنانچہ اگر اہل تشیع پاکستان میں وہی حیثیت قبول کر لیں جو اہل سنت کو ایران میں حاصل ہے تو شیعہ سنی مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے گا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ "طالبان" کو دار الحکومت کابل سمیت افغانستان کے بڑے حصہ پر موثر کنٹرول حاصل ہونے کے بعد وہاں امن و امان قائم ہو چکا ہے لہٰذا حکومت پاکستان افغانستان کی طالبان حکومت کو فی الفور تسلیم کرے۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے تجویز دیتے ہوئے کہا کہ تقسیم ہند کے فارمولے کی بنیاد پر مسئلہ کشمیر کو حل کیا جائے۔ چنانچہ آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کو صوبہ کی حیثیت سے پاکستان میں شامل کر دیا جائے۔ جبکہ جموں اور لداخ کے غیر مسلم اکثریتی علاقوں کو بھارت میں ضم کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وادی کشمیر کا الحاق بھی اصولاً پاکستان کے ساتھ ہی ہونا چاہئے تاہم وادی کے لوگوں کو "تھرڈ آپشن" بھی دیا جا سکتا ہے۔ اسی ضمن میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ وادی کے لوگوں کو مکمل داخلی خود مختاری دے کر اس کے دفاعی اور خارجی مفادات کی حفاظت پاکستان اور بھارت دونوں مشترکہ طور پر کریں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے پاکستان اور بھارت کی حکومتوں سے کہا کہ وہ اقوام متحدہ کے ذریعے کشمیر کا "امریکی و صیہونی حل" قبول کرنے کی بجائے دو طرفہ مذاکرات کے ذریعے تقسیم ہند کے نامکمل ایجنڈے کے طور پر مسئلہ کو حل کریں۔ اس طرح دونوں ممالک بے تحاشا اسلحہ کی تیاری پر قومی وسائل ضائع کرنے کی بجائے اسے عوام کی سماجی ترقی و بہبود کے لئے خرچ کر سکیں گے۔

ڈاکٹر اسرار نے روس' چین اور وسطی ایشاء کی مسلم ریاستوں کی جانب سے نیو ورلڈ

باقی صفحہ ۳ پر

6 مارچ کو فیروز والہ میں جلسہ خلافت سے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق اور منیر احمد نے خطاب کیا

استقبالیہ کلمات جناب اقبال حسین نے جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نعیم اختر عدنان نے ادا کئے

رپورٹ : نعیم اختر عدنان

حلقہ لاہور ڈویژن کے ناظم جناب محمد اشرف وصی کے خصوصی تعاون سے تنظیم اسلامی لاہور غربی میں جلسہ خلافت کے لئے امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ سے خطاب کا "پروانہ رہداری" ملتے ہی تنظیم اسلامی لاہور غربی کے رفقاء کا مشاورتی اجتماع ڈاکٹر اقبال حسین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں خصوصی طور پر ناظم حلقہ نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی تشہیر اور اس کے لئے درکار رقم کے لئے رفقاء سے "جہاد بالمال" کی اپیل کی گئی۔ تمام رفقاء نے اپنی استعداد سے بڑھ کر انفاق مال کیا۔ چار ہزار کی تعداد میں ہینڈ بلز' ساڑھے تین سو کی تعداد میں دعوتی کارڈز اور 8 عدد بینرز تیار کرائے گئے۔ شاہدرہ اور فیروزوالا کی جامع مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات کے بعد دعوتی ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔ دعوتی کارڈز بذریعہ انفرادی رابطہ احباب تک پہنچائے گئے اور بینرز آویزاں کئے گئے۔ جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے رفقاء نے اپنے امیر جناب اقبال حسین کی قیادت میں باقاعدہ "خاکروبی" کے فرائض ادا کرتے ہوئے گراؤنڈ صاف کی۔ جگہ کی صفائی کی "مہم" میں کئی مقامی احباب نے بھی ہماری مدد کی۔ نقیب اسرہ رچنا ٹاؤن جناب افتخار احمد اور امداد اللہ کی "ماہرانہ مہارت" اور ناظم حلقہ جناب محمد اشرف وصی کے گراں قدر مشوروں سے سٹیج تیار ہو گیا۔ جلسہ گاہ میں کرسیاں لگانے کے لئے رفقاء کے ساتھ ساتھ مولانا محمد صدیق نوری کی ارسال کردہ ٹیم نے خصوصی محنت سے کام کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے "جلسہ گاہ" مطلوب صورت میں تیار ہو گئی۔

لاہور جنوبی کے امیر محترم فیاض حکیم صاحب نے لاؤڈ سپیکر کی تنصیب کا اہم ترین کام مکمل کیا۔ جلسہ گاہ میں مختلف دعوتی عبارات پر مشتمل بینرز آویزاں کئے گئے جس کے لئے لاہور چھاؤنی کے امیر حافظ محمد اقبال نے خصوصی تعاون کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف بینرز فراہم کئے بلکہ بذات خود انہیں "مقام مطلوب" تک پہنچایا۔ لاہور وسطی کے رفیق جناب اخلاق احمد نے اپنے معاون جناب محمد سلیم کے ہمراہ بجلی کی ترسیل کے لئے مقامی الیکٹریشن کے ساتھ معاونت کی۔ بجلی کی سپلائی میں کسی رکاوٹ کے خدشے کے پیش نظر لاہور جنوبی ہی سے محترم فیاض حکیم کا فراہم کردہ جنریٹر نصب کر دیا گیا۔ نماز مغرب تک جملہ انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ جناب سہیل اقبال اور زاہد وحید نے امیر محترم مدظلہ کے ساتھ آئے مہمانوں اور مقامی رفقاء واحباب کے لئے کھانے کا نہایت عمدہ بندوبست کیا۔ امیر محترم کی آمد سے چند ہی لمحے قبل استقبالیہ گاڑی روانہ ہوئی اور فوراً ہی امیر محترم مقررہ وقت پر فیروزوالا تشریف لے آئے۔ امیر محترم مدظلہ اور دیگر مہمانوں نے لاہور غربی کے نئے اور جوان سال رفیق میاں وکیل الدین کے گھر نماز عشاء ادا کی اور بعد ازاں مہمانوں کی پر تکلف چائے سے تواضع کی گئی۔

امیر محترم' ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق کے ہمراہ سٹیج پر جلوہ افروز ہو گئے تو تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ قاری وحافظ محمد اظہر نے انتہائی دلنشین انداز میں سورہ نور کی خلافت سے متعلق آیات کی تلاوت کی۔ تلاوت قرآن سے دلوں کا زنگ اترتا ہے اور اس پر عمل کرنے سے بندہ مومن قرآن مجسم بن جاتا ہے اسی حقیقت کو مولانا ظفر علی خان نے شاندار الفاظ کا جامہ پہنایا۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

تلاوت قرآن کے بعد لاہور غربی کے امیر سید اقبال حسین کو دعوت دی گئی کہ وہ استقبالیہ و تعارفی کلمات کہیں۔ انہوں نے امیر محترم مدظلہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا کہ وہ اپنی بے پناہ مصروفیات اور جسمانی تکلیف کے باوجود فیروز والا میں خطاب کے لئے تشریف لائے۔ لاہور غربی کے امیر نے خطاب سننے کے لئے آنے والے احباب خصوصاً مقامی علماء کرام اور تنظیموں اور اداروں کے مقامی رہنماؤں کا شکریہ ادا کیا۔ ان میں انجمن تحفظ ختم نبوت فیروزوالا کے صدر جناب محمد سعید اشرفی' ادارہ منہاج القرآن کے صدر ڈاکٹر محمد سلیم جاوید' علماء کونسل کے رہنما مولانا حافظ محمد صدیق نوری' دعوت وارشاد کے مسئول جناب امتیاز احمد' چودھری عبدالستار' اور پروفیسر شوکت علی بھٹی شامل ہیں۔

جناب اقبال حسین کے تعارفی کلمات کے بعد مختصر خطاب کے لئے تنظیم اسلامی لاہور غربی کے نوجوان اور باصلاحیت ساتھی کو نظام خلافت کے گوشے واضح کرنے کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے "نظریہ اور رویہ" کے عنوان سے "محکم اور بجے تلے الفاظ میں اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے کہا "اللہ تعالیٰ کی زمین پر اسی کا نظام غالب کرنے کی جدوجہد تنظیم اسلامی کا نظریہ ہے جو ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے"

جناب منیر احمد نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسلامی نظریہ حیات پیش کیا اور اسے غالب ونافذ کرنے کے لئے جو "رویہ" عملاً اختیار کیا اس سے بہتر رویہ اور نظریہ دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ ہم نے پاکستان اس لئے حاصل کیا تھا کہ ملت اسلامیہ پاکستان مکروہ سسٹم سے خلاصی چاہتے تھے مگر مملکت خداداد پاکستان کی آزادی کے بعد سے لے کر اب تک جملہ نعمتیں صرف اور صرف خوشحال طبقہ کے لئے وقف ہیں۔

تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عبدالخالق خلافت کی انفرادی ذمہ داریوں سے روشناس کرانے کے لئے مائیک پر تشریف لائے۔ انہوں نے کہا نظام خلافت کے قیام کا پہلا قدم یہ ہے کہ ہر شخص اپنی ذات میں خود خلیفہ بنے۔ اس لئے کہ خلیفہ اور نائب تو اپنے اصل حاکم اور آقا و مولا کے طریقہ کار کو نافذ کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ انفرادی واجتماعی زندگی میں اللہ تعالیٰ اور رسول کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا ہمارا اولین فریضہ ہے اسے نظر انداز کرتے ہوئے اجتماعی سطح پر نظام خلافت کی جدوجہد کبھی نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔

امیر محترم نے مخصوص اور پرشکوہ انداز میں خطاب فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا "فیروزوالا میں مختلف دینی تحریکوں میں جو تعاون کی فضا وجود ہے اگر یہی فضا پورے ملک میں پیدا ہو جائے تو نظام خلافت کی منزل قریب آجائے گی"۔ انہوں نے خلافت کی برکات کے حوالے سے کہا کہ نظام خلافت وہ مثالی نظام ہے جس میں خلیفہ وقت قوم کا خادم اور خاتون اول دایہ کے طور پر

باقی صفحہ ۱۵ پر

ضلع قصور ٹھینگ موڑ میں حلقہ لاہور ڈویژن کا سات روزہ دعوتی کیمپ ازا۲ تا۲۷ فروری ۹۷ء

21ر فروری کو بعد نماز فجر لھمنگ موڑ (ضلع قصور) میں ہفت روزہ دعوتی کیمپ کے لئے حلقہ لاہور ڈویژن کے رفقاء کا قافلہ مرکزی دفتر گڑھی شاہو لاہور سے روانہ ہوا۔ دعوتی قافلے میں پندرہ رفقاء شامل تھے۔ صبح دس بجے کے قریب ناظم حلقہ جناب محمد اشرف وصی کی قیادت میں رفقاء لھمنگ موڑ پہنچے۔

نماز جمعہ کے موقع پر مختلف مساجد میں ہفت روزہ تفہیم دین کورس میں شرکت کی دعوت کے لئے ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ گردونواح کے دو قصبات کھلن بٹھار اور شام اور ایک گاؤں نور پور جتاں میں ہفت روزہ تفہیم دین کورس منعقد ہوئے۔ . نور پور جتاں میں فیاض حکیم نے اور کھلن بٹھاڑ میں راقم نے سورہ العصر کے حوالے سے راہ نجات کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جب کہ شام کوٹ میں فتح محمد قریشی نے نبی اکرمؐ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں کے موضوع پر درس دیا۔ کھلن بٹھاڑ میں تفہیم دین کورس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد اٹھارہ جب کہ شام کوٹ میں پندرہ تھی۔

22ر فروری کو ناظم حلقہ محمد اشرف وصی نے رفقاء کو تین گروپوں میں تقسیم کر کے مختلف علاقوں میں دعوتی گفتگو کے لئے بھیجا۔ پروفیسر فیاض حکیم دیگر تین رفقاء کے ہمراہ کھڈیاں گئے۔ راقم کچھ رفقاء کے ساتھ چونیاں گیا۔ یہاں دو سکولوں اور ایک کمرشل کالج کا دورہ کیا گیا۔ .گورنمنٹ کالج آف کامرس میں پروفیسر صاحبان کے ساتھ باہمی گفتگو کے ذریعے تنظیم اسلامی کی دعوت پیش کی

جناب اشرف وصی اور ملتزم رفیق ثناء اللہ حقانی نے حجرہ روڈ پر مختلف سکولوں کا دورہ کیا۔ کھلن ہائی سکول میں اساتذہ اور دسویں جماعت کے طلباء کے سامنے اشرف وصی نے قرآن مجید کے حقوق بیان کئے اور کتابچہ تقسیم کیا گیا۔ بعد ازاں گورنمنٹ مڈل سکول ارزانی پورہ میں اسلام کے نظام معیشت وسیاست کے حوالے سے اساتذہ کے سامنے بات رکھی۔

24ر فروری کو تمام رفقاء نے فجر کی نماز کھڈیاں میں ادا کی جہاں ڈوگراں والی جامع مسجد میں راقم نے راہ نجات کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ بعد ازاں تمام رفقاء لوہاراں والی مسجد گئے جہاں پر کھڈیاں سے تعلق رکھنے والے عالم دین اور خطیب حکیم عبدالرشید اور قصور سے آئے ہوئے عالم دین مولانا براہیم سے گفتگو ہوئی۔ پروفیسر فیاض حکیم نے گورنمنٹ ہائی سکول راجو وال میں سکول اسمبلی کے وقت اساتذہ اور طلباء سے خطاب کیا۔ شام کے وقت کھلن بٹھاڑ اور شام کوٹ کے تفہیم دین کورسز میں راقم نے لیکچر دیئے۔ دونوں جگہوں پر حقیقت جہاد کے موضوع پر خطاب ہوا۔ فیاض حکیم نے ڈوگراں والی مسجد میں بعد نما مغرب فرائض دین کے جامع تصور کے موضوع پر خطاب کیا جب کہ ناظم حلقہ نے جامع مسجد اوقاف میں قرآن مجید کے حقوق اور اس سے دوری کے نتائج بیان کئے۔

25ر فروری کو صبح فجر کی نماز حسب سابق کھڈیاں میں ادا کی گئی جہاں راقم نے ڈوگراں والی مسجد میں توحید عملی کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ ناظم حلقہ نے لوہاراں والی مسجد میں قرآن مجید کے حقوق بیان کئے بعد ازاں ناظم حلقہ چند رفقاء کے ہمراہ حجرہ شاہ مقیم تشریف لے گئے اور وہاں جماعت اسلامی کے مقامی سیکرٹری جہانگیر صاحب سے ملاقات کی اور ان کی دعوت پر ایک اجتماع سے خطاب کیا اور اقامت دین کی اہمیت وفرضیت واضح کی۔ نماز عشاء کے بعد 15 نوجوانوں کو فرائض دینی کے موضوع پر لیکچر دیا گیا۔ امیر جماعت اسلامی حجرہ نے ناظم حلقہ اور ان کے ساتھیوں کی دعوت کی۔

26ر فروری کو پروفیسر فیاض حکیم کی سرکردگی میں چار رفقاء گورنمنٹ ہائی سکول لھمنگ موڑ گئے۔ جہاں پر راقم نے اساتذہ کے سامنے راہ نجات کے حوالے سے بات کی۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد پروفیسر فیاض حکیم نے نفیسہ ٹیکسٹائل ملز کے سپننگ منیجر محمد یونس کے تعاون سے فیکٹری کی مسجد میں قرآن مجید کے حقوق کے موضوع پر خطاب کیا اور نماز میں شامل افسران اور کارکنوں میں مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق نامی کتابچہ بھی تقسیم کیا گیا۔ اسی روز بعد نماز مغرب راقم نے مدرسہ جامع کلیہ الاسلام میں سورہ المومنون کی ابتدائی آیات کے حوالے سے اعمال صالحہ کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ جامع مسجد گیلن بٹھاڑ میں اشرف وصی تفہیم دین کورس کے اختتام پر منہج انقلاب نبویؐ پر لیکچر دیا اور شرکا کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ تفہیم دین کورس کے شرکاء میں تنظیم اسلامی کی بنیادی کتابچوں کے سیٹ تقسیم کئے گئے بعد نماز عشاء ناظم حلقہ نے شام کوٹ میں تفہیم دین کورس میں منہج انقلاب نبویؐ پر خطاب فرمایا اور کورس میں شرکت کرنے والوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

27ر مارچ بروز جمعرات نماز فجر کے بعد جامع مسجد محلہ اسلام پورہ لھمنگ موڑ میں ناظم حلقہ نے قرآن مجید کے حقوق کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد نماز عصر کھلن بٹھاڑ میں گورنمنٹ پرائمری سکول میں جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ جس میں راقم نے حالات حاضرہ کے عنوان سے مسلمانوں کی ذلت کے اسباب پر گفتگو کی اور بعد ازاں ناظم حلقہ نے نظام خلافت کی برکات اور قیام کا طریقہ کار کے موضوع پر خطاب کیا۔

رپورٹ : حافظ محمد اقبال

بقیہ : فیروز والا میں جلسہ خلافت

مخلوق خدا کی خدمت کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ خدا کی حاکمیت کو زمین پر عملاً قائم کرنے کا نام خلافت ہے۔ امیر محترم اور دیگر معزز مہمان کھانے کی ضیافت سے فراغت کے بعد قرآن اکیڈمی روانہ ہو گئے اور مقامی رفقاء جلسہ گاہ کے سامان کو سمیٹنے میں مشغول ہو گئے۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے لاہور غربی کے رفقاء اور دیگر احباب نے جو پر خلوص تعاون کیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے خزانہ غیب سے اس کا بھرپور اجر انہیں عطا فرمائے آمین۔ جلسہ میں احباب کے علاوہ خواتین نے بھی شرکت کی۔ جلسہ میں تقریباً پانچ سو مرد وخواتین نے شرکت کی۔

WEEKLY "NIDA-E-KHILAFAT" LAHORE
36-K, Model Town Lahore- 54700 Regd : CPL No. 127

تنظیم اسلامی حلقہ آزاد کشمیر کا سات روزہ دعوتی کیمپ

از ۲۱ تا ۲۷ فروری ۹۷ء

تنظیم اسلامی حلقہ آزاد کشمیر کا پہلا ہفت روزہ دعوتی کیمپ ضلع باغ میں لگایا گیا۔ بشیر احمد انیس' عبدالواحد اور اقبال ساجد دھیرکوٹ' باغ سے ظہراب عباسی' شبیر امجد اعوان سنگولہ سے تنظیم اسلامی کے دفتر پہنچے۔ سردی کی شدت کے باعث یہ ہفت روزہ پروگرام مقامی دفتر میں منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ خطاب جمعہ کے لئے مسجد اہل حدیث کے منتظمین نے بخوشی اجازت دے دی۔ جہاں راقم نے اپنے خطاب میں جہاد کی غرض وغایت اور "شہادت علی الناس" کے تقاضوں کو واضح کیا۔ خطاب کے آخر میں ہفت روزہ پروگرام کا تعارف کروایا گیا۔ پہلے دن عظمت قرآن کے موضوع پر ویڈیو کیسٹ دکھائی گئی۔ ہفتے کے دن مذاکرے کا پروگرام جاری تھا کہ اطلاع ملی کہ دعوتی پروگرام میں شریک رفقاء سے ملاقات کے لئے امیر محترم آزاد کشمیر تشریف لا رہے ہیں چنانچہ آزاد کشمیر میں ایک جلسہ عام کا پروگرام طے کیا گیا۔ صرف تین دن کی مختصر مدت میں جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری تشہیری مواد کی پرنٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ تنظیم اسلامی آزاد کشمیر کے امیر مولانا مظفر حسین ندوی بھی تشریف لے آئے۔ مولانا ندوی صاحب اور دیگر رفقاء اور مقامی احباب کے مشورے سے علاقے کے اہم افراد کی فہرست مرتب کر کے کارڈ تقسیم کئے گئے۔ ظہراب عباسی نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے جلسہ کی تشہیر کے لئے بینرز اہم جگہوں پر آویزاں کئے۔

مولانا مظفر حسین ندوی کالج سٹاف سے ملاقات کے لئے گئے۔ راقم بھی مولانا کے ہمراہ تھا۔ کالج ہال میں سٹاف اور طلباء سے خطاب کی خواہش کے اظہار کو خوشدلی سے پذیرائی ملی۔ بعد ازاں مرکزی مسجد کے خطیب مولانا ثناء اللہ سے ملاقات کی گئی تاکہ بارش کی صورت میں جلسہ کا متبادل انتظام کیا جا سکے۔ اس دوران کیپٹن (ر) راجہ سلیم اقبال اور مشتاق ہاشمی کی محنت سے ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔

کیپٹن سلیم اقبال صاحب اگرچہ ابھی تنظیم میں شامل نہیں ہوئے لیکن ان کے ہمارے مشن کے ساتھ اب تک کے تعاون اور امیر محترم کے دورے کے دوران جدوجہد اور بھاگ دوڑ کے جذبے کو سراہا ۔ قرب وجوار کے علاقوں میں دعوتی کام کیا گیا۔ ریسٹ ہاؤس کی بکنگ' پرنٹنگ مواد کی تیاری اور انتظامیہ سے رابطے سمیت اہم کاموں میں کیپٹن راجہ سلیم اقبال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بعض معاملات میں مشتاق ہاشمی نے ان کی بھرپور معاونت کی۔ ظہراب عباسی نے بینرز کی تیاری اور تنصیب' ٹینٹ سروس اور ساؤنڈ سسٹم کے لئے رابطے اور معاہدے کا کام بخوبی نبھایا۔ اقبال ساجد اور عبدالواحد پریس سے رابطہ کیا۔ جلسے کی دعوت کے ساتھ ساتھ پریس ریلیز تیار کر کے اخبارات کو بھجوایا گیا۔

اگلے روز شبیر امجد اعوان' احمد نواز اور مشتاق ہاشمی اناؤنسمنٹ اور ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔

میجر (ر) ایوب مولانا سے ملاقات کرنے تشریف لائے۔ مظفرآباد سے اختر قریشی اور رنگلہ سے راجہ تاج افسر بھی تشریف لائے۔ رات دعوتی پروگرام کے بعد رفقاء کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں انہیں اگلے دن کی ذمہ داریاں دی گئیں۔ سارا دن جلسہ کی تشہیری مہم بذریعہ لاؤڈ سپیکر جاری رہی۔ جلسہ میں شریک لوگوں کی اکثریت پڑھے لکھے اور باشعور و معروف لوگوں پر مشتمل تھی۔ امیر تنظیم اسلامی حلقہ آزاد کشمیر مولانا مظفر حسین ندوی سٹیج پر تشریف لائے۔ راقم کی تعارفی گفتگو کے بعد امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے خطاب کا آغاز کیا۔ مولانا سید مظفر حسین ندوی کی دعا پر جلسے کا اختتام ہو گیا۔ نماز مغرب کے بعد سوال وجواب کی نشست کا انتظام کیا گیا۔ یہ نشست رات نو بجے تک جاری رہی۔ اس موقع پر جناب راجہ سلیم صاحب کا انتہائی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس کے بھرپور تعاون سے امیر محترم کے ریسٹ ہاؤس میں قیام اور سوال جواب کی نشست کے انتظامات اچھے طریق سے سرانجام دیئے جا سکے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ امیر محترم نے جلسے کو ہر اعتبار سے کامیاب قرار دیا۔

مرتب: خالد محمود عباسی'

بقیہ : حدیث امروز

پیزوکاروں کو دین کے نام پر گھول پلا رکھا ہے وہی اسے زائل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور کڑی جوابدہی کا احساس اجاگر ہو جائے تو ہمارے دینی رہنما اس مسئلے کو فوری طور پر سلجھا دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ البتہ دوسری مہلک مرض کرپشن کا علاج بے حد کٹھن ہے۔ اس کا یقینی علاج تو خونی انقلاب ہے جواب بہت دور دکھائی نہیں دیتا۔ تاہم اقتدار کے ایوانوں میں بسنے والی قبیل اگر واقعی بددیانتی' بدکرداری' عیاری اور خود فریبی سے باز آ جائے اور از خود مال حرام لوٹا دے تو شاید بات بن جائے ورنہ کاٹھ کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹ کر رہے گی۔

بقیہ : "ندائے خلافت"---ایک نئے دور کا آغاز

ساتھ ان کا تعاون ہوگا' تاہم بعض قارئین کے اصرار پر یہ تجویز ابھی زیر غور ہے کہ "ندائے خلافت" کا ایک ماہانہ ایڈیشن بھی حسب سابق شائع کیا جاتا رہے تاکہ پرچے کی افادیت کا دائرہ بھی وسیع ہو سکے اور ان کے ذوق کی تسکین کا سامان بھی ہوتا رہے۔ انتظامیہ اس تجویز کے امکانات پر غور کر رہی ہے۔ اگر اسے قابل عمل پایا گیا تو گویا مستقل قارئین کے لئے بالفعل صورت حال میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی اور انہیں آئندہ بھی وہی ماہانہ ایڈیشن بھیجا جائے گا' بصورت دیگر ان کے حالیہ زرتعاون کی مدت کے اختتام تک یہی ہفت روزہ انہیں ارسال کیا جاتا رہے گا۔ قارئین کے لئے یہ تبدیلی اگر کوفت کا باعث بنے تو ہم اس کے لئے معزرت خواہ ہیں' تاہم ہمیں اپنے قارئین سے توقع ہے کہ وہ اسے خندہ پیشانی سے قبول فرمائیں گے۔OO

مدیر ندائے خلافت